

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.kitabmart.in

# انسان اعظم

فیلسوف اسلام خلیفہ الہی امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی حیرت انگیز زندگی کے متعلق

حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد صاحب قبلہ کے ۲۹۳ نکات

پیشکش

جناب سلیم رضا زیدی (مقیم حال شارجہ)

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

سینیۃ حضرت غفران مآب ﷺ، چوک، لکھنؤ -

یو۔ پی۔ انڈیا



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: انسان اعظم

تصنیف: حکیم الامت آیۃ اللہ سید احمد صاحب قبلہ

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ

سرورق: ایڈورٹائزرز انڈیا، لکھنؤ

کمپوزنگ: آئیڈیل کمپیوٹرس پوائنٹ، پاٹانالہ لکھنؤ  
(9935025599)

پروف ریڈنگ: م۔ر۔عابد

طباعت: نکر پرنٹنگ اینڈ بائسنڈنگ سنٹر، لکھنؤ

تعداد: ایک ہزار

سنہ طباعت: دسمبر ۲۰۰۶ء

قیمت: 100/-

## فہرست

صفحہ	عناوین
۱۷	سخنان سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جاسی
۱۹	انسان..... انسان اعظم م۔ر۔عابد
۳۳	تبصیر قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ
۳۶	تبصرہ آیۃ اللہ علامہ ڈاکٹر سید مجتبیٰ حسن کامونپوری طاب ثراہ
۳۹	دیباچہ .....
۴۲	علیؑ مولود کعبہ
۴۲	علیؑ نام خدا سے مشتق ہے
۴۲	اسماء والقباب
۴۳	علیؑ سیف اللہ ہیں
۴۳	علیؑ امیر المومنین ہیں
۴۳	علیؑ کی خاکساری
۴۴	صدیق اکبر و فاروق اعظم
۴۴	علیؑ کی تربیت
۴۵	ایک نور سے خلقت
۴۵	محبت علیؑ اجر رسالت ہے
۴۵	محبت علیؑ موجب جنت اور بغض موجب جہنم ہے



- ۴۶ محبت علیؑ کی پرش
- ۴۶ بے پروانہ علیؑ کوئی داخل جنت نہ ہوگا
- ۴۶ خدا نے علیؑ کی محبت کو قلوب مومنین میں داخل کر دیا
- ۴۷ علیؑ تقسیم جنت و نار ہیں
- ۴۷ منکر فضائل علیؑ پر عذاب
- ۴۸ علیؑ کی خدا اور رسولؐ سے دوستی
- ۴۸ علیؑ خدا اور رسولؐ کے نزدیک احب خلق ہیں
- ۴۸ امت محمدی کے تہتر فرقے
- ۴۹ علیؑ کا دوست دوست رسولؐ اور دشمن علیؑ دشمن رسولؐ ہے
- ۴۹ علیؑ سے عداوت منافقت کی نشانی ہے
- ۴۹ دشمن علیؑ کا فر و منافق ہے
- ۵۰ علیؑ برادر رسولؐ ہیں
- ۵۰ علیؑ سابق الاسلام ہیں
- ۵۱ کمال ایمان علیؑ
- ۵۱ علیؑ مصدق رسولؐ ہیں
- ۵۱ ایمان علیؑ پر خدائی مہر
- ۵۲ خدا کے نزدیک صادق کون ہے
- ۵۲ علیؑ کا علم و فہم رسولؐ کا ساتھ تھا
- ۵۲ علیؑ عالم بالکتاب ہیں
- ۵۳ ہزار باب علم کی تعلیم
- ۵۳ علم رسولؐ کا وارث
- ۵۳ معلم اسلام





۵۴	قاضی امت
۵۴	بین الاقوامی عدالت قائم کرنے کی خواہش
۵۴	حکیم حکمت الہی
۵۶	علیؑ مثیل حضرت آدمؑ ہیں
۵۶	علیؑ مثیل خلیل ہیں
۵۷	علیؑ مثیل نوحؑ نبی ہیں
۵۷	علیؑ مثیل جناب موسیٰؑ ۽ ۽ ہیں
۵۸	علیؑ زہد میں مثیل جناب یحییٰؑ و جناب عیسیٰؑ ہیں
۶۰	علیؑ مثیل مسیحؑ ہیں عبادت میں
۶۱	علیؑ اور مسیحؑ کی ایک اور مماثلت
۶۱	علیؑ و حواریؑ مسیحؑ
۶۲	منزلت ہارونی
۶۲	علیؑ و رسولؑ
۶۲	علیؑ و رسولؑ میں فرق نہیں ہے
۶۳	اذیت علیؑ اذیت رسولؑ ہے
۶۳	شریک رسولؑ
۶۳	علیؑ مثیل رسولؑ ہیں
۶۴	اسلام کا ہیرو
۶۶	رام چند راجی اور علیؑ
۶۷	سری کرشن مہاراج اور علیؑ
۶۷	مہاتما بدھ اور علیؑ
۶۸	علیؑ امان اہل زمین ہیں



۶۸	علیؑ نفس رسولؐ ہیں
۶۸	خدا و ملائکہ کا علیؑ پر درود
۶۹	علیؑ خیر البریہ ہیں
۶۹	علیؑ کا مرتبہ رسولؐ کے نزدیک
۷۰	علیؑ کی خیرات پر مدح
۷۰	رسولؐ کے مشورے کے لئے صدقہ
۷۰	علیؑ شاہد رسولؐ ہیں
۷۱	علیؑ کو طلحہ و عباس پر فضیلت
۷۱	علیؑ کو ازواجِ نبیؐ کے طلاق کا اختیار
۷۱	تبلیغ سورۃ برأت
۷۲	علیؑ کے کان حقائق کے سننے والے ہیں
۷۲	صالح المومنین
۷۲	ایفائے نذر پر خدائی تعریف
۷۳	علیؑ کے گھر میں تارے کا نزول
۷۳	علیؑ کے جہاد کی تعریف
۷۳	علیؑ وفا طمہ دریاے رحمت ہیں
۷۳	بے شمار فضائل علیؑ
۷۴	علیؑ کا حق امت پر
۷۴	اصحاب کہف سے باتیں
۷۴	مسجد کے دروازے علیؑ کے لئے کھلے رہے
۷۴	بت شکنی
۷۵	علیؑ پر ملائکہ کا سلام

۷	انسان اعظم
۷۵	مشہور افلاک
۷۵	رسول کا قرضہ ادا کرنے والا
۷۵	قیامت میں علیؑ کو ندا
۷۵	قیامت میں سواری
۷۶	رسولؐ کی نظر میں خانہ علیؑ کی عظمت
۷۶	حامل لوائے حمد و ساقی کوثر
۷۶	دیدار علیؑ کا اشتیاق
۷۶	رسولؐ کی طرف سے قربانی کرنے والا
۷۷	ردِ شمس
۷۷	علیؑ کو سورج سے آواز
۷۷	دامادی رسولؐ کا شرف
۷۸	علیؑ اور ان کے گیارہ فرزند وصی رسولؐ ہیں
۷۸	علیؑ و اولاد علیؑ خلیفہ رسولؐ ہیں
۷۸	انگشتی دینے پر ولایت
۷۸	علیؑ اور ان کی اولاد امام ہے
۷۹	علیؑ مقتدائے امت ہے
۷۹	انبیاء نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا
۷۹	ولایت علیؑ کا سوال
۷۹	علیؑ سے جنگ کی نوعیت
۸۰	خلافت رسولؐ کا حقدار
۸۰	رسولؐ کا معاہدہ
۸۱	علیؑ وزیر و وارث رسولؐ ہیں



۸	انسان اعظم
۸۱	ولایت علیؑ اصول اسلام ہے
۸۱	علیؑ کی کفش دوزی
۸۱	امین رسولؐ
۸۲	فداکاروں کا سردار
۸۳	مکہ سے ہجرت
۸۳	رسولؐ کو حکم خدا
۸۳	ولایت علیؑ تکمیل دین اور اتمام نعمت ہے
۸۴	ووٹ آف سنسر (اظہار نفرت و بے اعتمادی)
۸۴	علیؑ اور قرآن
۸۵	علیؑ کی مرضی پر چلنے کا حکم
۸۵	سنت رسولؐ کا زندہ رکھنے والا
۸۵	مسجد نبیؐ کی تعمیر میں علیؑ کا حصہ
۸۶	اسلام کا سپہ سالار اعظم
۸۸	ضربت علیؑ کی خصوصیت
۸۹	کامیاب تبلیغ
۸۹	انسان کامل
۹۰	اسلام اور ہیر و ورشپ
۹۱	فنا فی العبادت
۹۱	علیؑ بارگاہ خدا میں
۹۲	فصاحت و خطابت
۹۳	دنیا علیؑ کی نظر میں
۹۴	روحانی زندگی





۹۵	مزدور تاجدار
۹۶	پیشہ وروں کو ہدایت
۹۶	علیؑ کو صبر کی ہدایت
۹۷	خلافت علیؑ کا یقین
۹۷	شیعہ عزیم یعنی تشیع
۹۹	رسولؐ کی وفات علیؑ کے زانوں پر
۹۹	رسولؐ کا کفن دفن علیؑ کے ہاتھوں
۱۰۰	ناگہانی بیعت
۱۰۰	تبلیغ حق امامت
۱۰۰	علیؑ کا بے مثال صبر
۱۰۱	سب سے پہلا جامع قرآن
۱۰۲	اموال علیؑ کی ضبطی
۱۰۲	واک آؤٹ
۱۰۳	علیؑ کا حسن تدبیر
۱۰۴	اسلامی رواداری
۱۰۵	جمہوریت و اسلام
۱۰۶	جمہوریت کے نقائص
۱۰۷	علیؑ پر خلافتی پہرے
۱۰۸	علیؑ کے قتل کی سازش
۱۰۸	سیرت خلفاء پر عمل کرنے سے انکار
۱۰۹	وفات سیدہؓ کیمصیبت
۱۰۹	محسن اعظم



- ۱۱۰ معلم اخلاقیات
- ۱۱۱ علیؑ سے بیعت
- ۱۱۱ بیعت شکنی
- ۱۱۱ جملیوں کو نصیحت
- ۱۱۲ زبیر کو زبانی نصیحت
- ۱۱۲ احسان مرتضویؑ کا بہترین مظاہرہ
- ۱۱۳ قتل عثمان کا دوسرا الزام
- ۱۱۳ خونریزی کی روک
- ۱۱۳ کرامت نفس
- ۱۱۴ علیؑ پر پانی کی بندش
- ۱۱۴ علیؑ کی فتح عمر عاص کی چال سے شکست
- ۱۱۵ معاویہ کی جان بچی، علیؑ کے مصائب میں اضافہ ہوا
- ۱۱۵ معاویہ کا گورنران علیؑ سے برتاؤ
- ۱۱۵ معلم الہی
- ۱۱۶ کوفہ کو دار الخلافہ بنانے میں علیؑ کی سیاست دانی
- ۱۱۸ اسلام میں جبر و اکراہ نہیں ہے
- ۱۲۰ معلم اقتصادیات
- ۱۲۱ سیاست علوی پر غلط الزام
- ۱۲۲ تاجدار سیاست
- ۱۲۳ علیؑ اور خوارج
- ۱۲۴ بنی ہاشم کے من حیث القوم خصوصیات
- ۱۲۶ بنی ہاشم کو من حیث القوم تباہ کرنے کے کارنامے



- ۱۲۸ خلافت الہیہ کی شان: شیعہ سنی میں اصولی اختلاف
- ۱۲۹ علیؑ اور حکومت
- ۱۳۱ نظام علوی
- ۱۳۲ زور حق باطل کے قدم نہیں جمنے دیتا
- ۱۳۳ علیؑ کی تکذیب صداقت کا نشان ہے
- ۱۳۴ علیؑ کی روحانی جنگ کی افادیت
- ۱۳۴ شکستہ حالی حقیقی عزت کو نہیں میٹ سکتی
- ۱۳۵ فضائل علیؑ پر بندش
- ۱۳۵ خلق عظیم
- ۱۳۵ علوی اصول کی فتح
- ۱۳۶ علیؑ کی نظر میں حکومت کا مال
- ۱۳۶ علیؑ کی تلوار اور ان کی حکومت کی نوعیت
- ۱۳۷ علیؑ کی سرمایہ داری سے جنگ
- ۱۳۸ مادیت موجب تخریب ہے
- ۱۴۰ سچا تسلی دینے والا
- ۱۴۰ بانی اسلام
- ۱۴۱ اپنوں پر بیگانوں کو ترجیح
- ۱۴۱ علیؑ کی غلام نوازی
- ۱۴۲ سن ہجری کا موجد
- ۱۴۲ قوم کا سچا پرستار
- ۱۴۳ علیؑ بنیاد ایمان ہیں
- ۱۴۶ درجہ کاملہ انسانیت کا رہبر



حقیقی انسانیت علیؑ کی نظر میں

حقیقی سوشلزم

اشتراکیت

انارکزم یا فوضویت

جبر و تشدد کا علاج

اصلاح کے تین طریقے

سیاست و مذہب ایک ہے

مذہب ہی امن قائم کر سکتا ہے

ظالم کا ساتھی بھی ظالم ہے

تشدد، تشدد سے فنا نہیں ہوتا

علیؑ نے نسلی تفوق مٹا دیا

علیؑ اور لیگ آف نیشنس

علیؑ کی بین الاقوامی حیثیت

مظلوموں کا مددگار

علیؑ اور امداد باہمی

حریت و مساوات کا علم بردار

اصول جہاد کا معلم

مارشل اسپرٹ

شجاعت کا سبق

جھوٹی لیڈری

وطنیت و قومیت

انسانی برادری





- ۱۶۹ اسلامی تجارت میں علیؑ کا حصہ
- ۱۷۰ علیؑ امام اہل طریقت ہیں
- ۱۷۰ اسرار غیبیہ کا عالم
- ۱۷۱ علیؑ اور الوہیت
- ۱۷۲ اسلامی ہائی کورٹ کا چیف جسٹس
- ۱۷۳ اسلامی مساجد اور علیؑ
- ۱۷۴ علیؑ اور خدا کا گھر
- ۱۷۴ توکل علی اللہ
- ۱۷۵ علیؑ کا مردے زندہ کرنا
- ۱۷۵ انسانی کھوپری سے باتیں کرنا
- ۱۷۶ جانوروں سے باتیں کرنا
- ۱۷۶ درختوں کا باتیں کرنا اور تعظیم کرنا
- ۱۷۷ پتھروں کا باتیں کرنا
- ۱۷۷ پانی کا چشمہ نکالنا
- ۱۷۷ یہودیوں کا گم شدہ پتھر
- ۱۷۸ خزانہ نکالنا
- ۱۷۸ لوہا نرم کرنا
- ۱۷۸ آن واحد میں تعلیم قرآن
- ۱۷۸ ہاتھ پھیرنے اور نظر کرنے سے مریضوں کو شفا
- ۱۷۹ زمین کا زلزلہ روکنا
- ۱۸۰ بدگوئی کی سزا
- ۱۸۱ بددعا کی تاثیر



۱۸۱	خدائی مہمانی
۱۸۲	علیؑ کی چند پیشینگوئیاں
۱۸۷	جذبہ اشتعال پذیری
۱۸۸	شہادت کی خبر
۱۸۸	علیؑ کی ساتھیوں سے بیزاری
۱۸۹	حفظ حیوانات کی تعلیم
۱۸۹	بے مثال عدل
۱۹۰	حفاظت خود اختیاری کی مخالفت
۱۹۰	علیؑ کی نظر میں شہادت
۱۹۱	ادب آموزی
۱۹۱	علوی رحم کا بے مثل مظاہرہ
۱۹۱	کنبہ والوں کے لئے دستور العمل
۱۹۴	جان کے بدلے جان
۱۹۴	حُوطِ علیؑ
۱۹۴	قتل علیؑ سے بی بی عائشہ کی خوشی
۱۹۵	علیؑ و رسول جنت میں
۱۹۵	روضہ کے آسمانی برکات
۱۹۷	علیؑ زندہ ہیں
۱۹۷	قبر علیؑ میں اختلاف
۱۹۹	شیعیان علیؑ کا حشر
۱۹۹	علیؑ حسن مجتبیٰ کی نظر میں
۲۰۰	علیؑ ابن عباس کی نظر میں



۲۰۰	علیٰ ام المومنین عائشہ کی نظر میں
۲۰۱	علیٰ امیر معاویہ کی نظر میں
۲۰۱	علیٰ ابو موسیٰ اشعری کی نظر میں
۲۰۲	علیٰ ابو درداء صحابی کی نظر میں
۲۰۲	علیٰ عمر عاص کی نظر میں
۲۰۲	علیٰ قبیسہ صحابی کی نظر میں
۲۰۳	علیٰ ضرار بن ضمیرہ صحابی کی نظر میں
۲۰۳	علیٰ خلیفہ ابوبکر کی نظر میں
۲۰۴	علیٰ حسان شاعر رسول کی نظر میں
۲۰۴	علیٰ عبداللہ مسعود صحابی کی نظر میں
۲۰۴	علیٰ خلیفہ عمر کی نظر میں
۲۰۵	علیٰ ابو ہریرہ صحابی کی نظر میں
۲۰۵	علیٰ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں
۲۰۵	علیٰ مغیرہ بن شعبہ کی نظر میں
۲۰۶	علیٰ معاویہ بن یزید کی نظر میں
۲۰۶	علیٰ منصور دوانقی کی نظر میں
۲۰۶	علیٰ عطا کی نظر میں
۲۰۶	علیٰ ابو ذر غفاری صحابی کی نظر میں
۲۰۷	علیٰ سلمان فارسی صحابی کی نظر میں
۲۰۷	علیٰ سعید بن مسیب کی نظر میں
۲۰۷	علیٰ مسروق کی نظر میں
۲۰۷	علیٰ خلیفہ زادے عمر کی نظر میں



۲۰۸	علیٰ حسن بصری کی نظر میں
۲۰۸	علیٰ خلیفہ مامون رشید کی نظر میں
۲۰۸	علیٰ جسٹس ارنالڈ کی نظر میں
۲۰۹	علیٰ ولیم میکنزی کی نظر میں
۲۱۰	علیٰ انگلسن کی نظر میں
۲۱۱	علیٰ السنر صاحب کی نظر میں
۲۱۱	علیٰ مسٹر ٹیلر کی نظر میں
۲۱۱	علیٰ مسٹر میڈیو کی نظر میں
۲۱۱	علیٰ مسٹر ارونگ کی نظر میں
۲۱۲	علیٰ مسٹر گبن کی نظر میں
۲۱۲	علیٰ مسٹر ووکلی کی نظر میں
۲۱۳	علیٰ تانس لائل کی نظر میں
۲۱۳	علیٰ میجر اسپورن کی نظر میں
۲۱۳	علیٰ مصنف انسائیکلو پیڈیا برٹیکا کی نظر میں
۲۱۴	علیٰ مسٹر لائل کی نظر میں
۲۱۴	علیٰ سر جان ڈیون پورٹ کی نظر میں
۲۱۵	علیٰ ڈاکٹر اڈورڈسل کی نظر میں
۲۱۶	علیٰ متھیو آرنالڈ کی نظر میں
۲۱۹	حوالہ جات





# سخنان

خدا کا شکر ہے کہ حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی (ابن سید العلماء آیۃ اللہ سید محمد اہیم فردوس مکان ابن ممتاز العلماء فخر المدرسین آیۃ اللہ سید محمد تقی جنت مآب ابن قبلہ و کعبہ سید العلماء آیۃ اللہ سید حسین علیہن مکان (میرن صاحب) ابن مجدد الشریعۃ محی الملتہ آیۃ اللہ سید دلدار علی غفران مآب) کی تصنیف منیف ”انسان اعظم“ طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب پہلی بار علامہ سید مجتبیٰ حسن کامونپوری کے تبصرہ کے ساتھ شوال ۱۳۵۸ھ میں دارالتبلیغ لکھنؤ نے سرفراز قومی پریس و کٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ سے شائع کی تھی۔ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ کچھ ہی دنوں میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ گھریلو کتب خانوں بلکہ بڑی لائبریریوں کے آہستہ آہستہ خاتمہ کی وجہ سے دیگر علماء و فقہاء اور محققین و مصنفین کے مطبوعات و مخطوطات کی طرح اس کے بھی زیادہ نسخے ضائع ہو گئے اب شاید ہی چند بڑے کتب خانوں میں اس کے نسخے موجود ہوں، تصنیف اپنے نہج کی اکیلی اور بے حد قیمتی ہے لہذا مؤسسہ نور ہدایت نے اشاعت کا فیصلہ لیا حسن اتفاق کہ مالی مشکل بھی جناب کرار حسین زیدی صاحب کے توسط سے مخیر ملت جناب سلیم رضا زیدی صاحب مقیم بہ حال شارحہ نے حل فرمادی ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کتاب کی طباعت میں کافی تاخیر ہوئی اور اس کی وجہ کتاب کی پروف ریڈنگ اور کتاب کے مآخذ کی تلاش اور یہ تحقیقی کام محقق یگانہ، ادیب با کمال سید محمد رضا عابد (م۔ ر۔ عابد) زید پوری نے بحسن و خوبی انجام دیا۔

یہ کتاب جہاں ایک طرف امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی سوانح حیات ہے وہیں انسان اعظم علی مرتضیٰ کے متعلق اقوام عالم کے محققین و دانشمند حضرات کے افکار و آراء کا مجموعہ بھی ہے، یہ تصنیف جہاں اہالی اقلام و اوراق کے لئے گلشن تحقیق ہے وہیں اہل زبان یعنی ذاکرین و خطباء کے لئے دفتر افکار بھی ہے الغرض مولائے کائنات کی حیات و صفات کے سلسلے کا ایک ایسا نادر



الوجود جریده ہے جو فیلسوف اسلام خلیفہ الہی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی حیرت انگیز زندگی کے متعلق علامہ ہندی کے ۲۹۳ نکات پر مشتمل ہے۔

امید ہے کہ مومنین زیادہ سے زیادہ اس کتاب سے مستفید ہوں گے اور دوسروں کو بھی استفادہ کے لئے آمادہ فرمائیں گے ادارہ معاون خصوصی کی صحت و سلامتی نیز توفیقات میں مزید اضافہ کے لئے دعا گو ہے اور مومنین سے گزارش ہے کہ تمام مرحومین کے لئے خصوصاً جناب سلیم رضا زیدی صاحب کے مرحوم بزرگوں کے لئے فاتحہ خوانی کو فراموش نہ فرمائیں۔

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جاسی

مدیر ماہنامہ ”شعاع عمل“

مؤسسہ نور ہدایت حسینیہ، غفران مآب، لکھنؤ

۱۳/ رجب، ۱۴۲۲ھ





انسان-----انسان اعظم

م۔ ر۔ عابد

مہذب دنیا نے ۷ + ۷ عجائب گنائے ہیں۔ یہ سب انسان ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔  
لیکن خود انسان کیا کسی عجوبہ سے کم ہے؟ کمزوریوں کا یہ زوردار خمیر اور منحنی ساد کھائی دینے والا یہ  
باقائد ار جاندار کائنات کا سب سے بڑا عجوبہ ہے اور اپنے میں ایک، اکیلا اور نرالا۔ کوئی شک؟ جی!  
یہی توستم ظریفی ہے کہ خود اسے اس کا شعور نہیں:

دَوَائُكَ فِيهَا وَمَا تُشْعُرُ  
وَأَنْتَ الْكِتَابُ الْمُبِينُ الَّذِي  
وَدَائُكَ مِنْكَ وَلَا تُبْصِرُ  
بِأَحْرِفِهِ يُظْهِرُ الْمُضْمَرُ  
وَفِيكَ انْطَوَى الْعَالَمُ الْأَكْبَرُ  
وَتَزَعَمُ أَنَّكَ جَرْمٌ صَغِيرُ

امیر المومنین<sup>ع</sup> [۱]

[ (انسان سے مخاطب ہو کر) تیری دوا تجھ میں ہے لیکن تجھے شعور نہیں، تیرا مرض تجھ سے ہے جس کی تجھے سوجھ بوجھ نہیں، تو خود کتاب مبین ہے جس کے حرف سے پوشیدہ کا ظہور ہوتا ہے۔ تو اپنے آپ کو چھوٹا سا جسم (پنڈا / Body) خیال کرتا ہے حالانکہ تجھ میں ایک بڑا عالم سما یا ہے۔ ]

شعور بھی کیسے ہو! انسان اپنے احساس سے کمزوریوں اور ناتوانیوں کا نمونہ ہے۔ قد کا بونا ہے۔ چیل کی آنکھ سے آنکھ چرائے، بظاہر بینائی کا کمزور یہ انسان ذرا سر جھکائے تو سہی، آنکھ بند کرے تو بھلا، پھر اس کی بینش و بصیرت (تیسری آنکھ، چھٹی حس) کو لکارنے والا دور دور تک نظر

[۱] بحوالہ حاشیہ قرآن مجید مترجم از مقبول احمد، ص ۳



نہیں آتا۔ یہ بند لاف دیکھ کر مضمون پھانپ لیتا ہے، بین السطور پڑھ لیتا ہے۔ یہ شہود کے ساتھ غیب کو بھی دیکھ پرکھ لیتا ہے۔ شاہد امکاں کو محبوب بنانے والا وجوب و غیب پر ایمان لے آتا ہے۔ یہ سو جھ بوجھ والا ہے، تجریدی فن (Abstract Art) کا تخلیق کار جو ٹھہرا۔

اس کا سامعہ محدود ہے تو کیا ہوا، ریڈیائی موجوں پر تصرف اس کی چٹکی کا کھیل ہے۔ وہ آوازیں جو سن نہیں پاتا، ان (مابعد الصوتی Ultrasonic لہروں) کو تو یہ اپنی مرضی پر چلاتا ہے۔ (انہی کو وہ ان چھپی چیزوں کے بھی دیکھنے کے کام میں لاتا ہے جو یا تو دیکھی نہیں جاسکتیں یا انھیں دیکھنا مصلحت کے خلاف ہوتا ہے۔) ان ہی سے اپنے مرض کو بھی پہچان لیتا ہے۔ صوت و بصر (Audio Video) کی دنیا میں تو یہ ایک تہلکہ مچائے ہوئے ہے۔

انسان کی قوت شامہ (سونگھنے کی صلاحیت، حس) کتے اور گینڈے پر رشک کھائے ہوئے ہے، لیکن یہ تو جہان نکہت سے بھی آگے کی دنیا سونگھتا پھرتا ہے۔

چوہے، بلی تک کی لامسہ (چھونے کی حس) سے شرماتے اپنے احساس لمس کو درکنار کر یہ انسان گہرائیوں اور اونچائیوں کو چھو آتا ہے، خلا (Space) کی خبر رکھتا ہے۔ عشق میں اندھا، حسینوں کے لمس کی آرزو میں جان دینے کو حاصل حیات سمجھنے والا انسان کس دھن میں مست ہے۔

پس مردن بنائے جائیں گے ساغر مری گل کے

لب جان بخش کے بو سے ملیں گے خاک میں مل کے

اپنے کو ملیا میٹ کرنے پر تلا یہ بھدی صورت والا خاک کا پتلا، حسن و جمال کے لمس کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس کی زبان کی تو بات ہی کیا سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے یہ اپنی بانی سے جہاں بانی کا کام لینا جانتا ہے۔ یہ اپنی زبان ذرا تر کرے تو تر زبانی کا

معجزہ دیکھتے بنے ے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی





اور نرم کر لے تو بڑے بڑے پتھر دلوں کو پگھلا دے، گرم کرے تو دنیا کو جہنم بنا دے۔  
ساتھ ہی اس کی مٹھاس گھولنے پر آئے تو اس کی شیریں زبانی سے دنیا نرم ہو جائے۔ پھر تلخی پر مائل  
کردے تو وہ کڑواہٹ پیدا کر دے جو ابد کی خبر لے لے۔

ذائقہ اس کی کمزوری سہی، پر اسی کمزوری سے اس نے پر تکلف دسترخوان بچھا دیئے اور  
اس پر طرح طرح کی لذتیں سجا دیں کہ صرف انواع و اقسام دیکھے سب انگلیاں دانتوں میں دبالیں،  
اور چکھیں تو انگلیاں چاٹتے رہ جائیں۔ ذائقہ کا یہ کمزور ذوق سے تو توانا اور مذاق کا سلطان ہے۔

ساتھ ہی زبان بند بھی کرے تو ے پر مدح خموشی بھی سنائی نہیں جاتی

پھر تو اس کے استغنا کا عالم نہ پوچھئے ے

نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری

خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری

خاموشی سے گفتگو کرنے والا، بے زبانی کا یہ سحر بیان واقعی کمزوریوں کا مجموعہ قدرت  
ہے۔ یہ شرف کا عجوبہ خلقت ہے۔ عجیب کرامت فطرت ہے۔ شمس و قمر کیا! کائنات کی طاقتیں  
اس کے کمزور ہاتھوں کے زیر تسخیر آنے کو بے تاب۔ تبھی تو کبھی کبھی یہ اپنا دامن ترک کرنے کا بھی تجربہ  
کرتا ہے۔ مگر ے

تردامنی پہ شیخ ہماری نہ جایو

دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

کرو بیان کا جہانِ قدس اس کی فسادِی (رنگین، خونیں) خاصیت سے آگاہ ہونے کے  
باوصف اور اسی وجہ سے اس کی خلافت ارضی کے الہی منصب پر انگلی اٹھانے کے باوجود، اور تو اور  
بارگاہ ذوالجلال تہ میں اپنی دعوی داری پیش کر اپنا مقدمہ ہارنے (سرے سے خارج Dismiss  
ہو جانے) کے بعد بھی، پتہ نہیں مالا تَعْلَمُونَ (جو تم نہیں جانتے) سے کیا سمجھ کر، پانی اور گیلی مٹی  
کے اس روحانی مرکب (Compound) کو سجدہ کر لینے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ اور یہ بے چارہ



نادانی میں مست انسان فرشتہ خصلتی کو اپنی معراج سمجھے بیٹھا ہے۔ اسے احساس نہیں کہ وہ خود معصوم پیشانیوں کا (معبود حقیقی کے بعد) پہلا اور آخری مسجود ہے۔ اپنی فطری شان بھولا پڑا ہے۔ حسن خود بیس کے ناز کا پہلا اور (علم و یقین میں اب تک کا) آخری پیمانہ ہے جسے قدرت کے قلم تخلیق نے بڑے پیار سے شاہکار کے روپ میں ڈھالا، اور پھر جیسے اپنے قلم کو توڑ دیا ہو۔ (اختیار سے نوازا ہوا یہ شاہکار اپنے مقصد خلقت کو سمجھ کر بے اختیارانہ سر نیاز خم کئے تھا اور فنکار اپنے کمال پر، اپنی انشا حسب منشا ڈھل جانے اور مقصد کا پھل آنے پر خود اپنا ہی قصیدہ کہنے میں لگن۔ عجب تخلیہ راز و نیاز تھا۔)

اب تو ظاہر ہو گیا ہوگا کہ انسان عظمتوں کی ترکیب، شرافتوں کی تہذیب اور کمالات کی تدوین کا نام ہے۔ کچھ ایسی ہی فکر تھی کہ اب سے کوئی ستر سال پہلے جب ایک فاضل اہل قلم نے امیر المومنینؑ کے سوانح و آثار کو ایک خاص و منفرد انداز میں پیش کیا تو اسے 'انسان اعظم' کا عنوان دیا۔ یہ بڑا معنی خیز عنوان ہے۔ انسان اعظم (The Greatest Human) کے ساتھ انسان۔ اعظم (Human – The Greatest) بھی یکساں معنویت کا حامل ہے۔



'انسان اعظم' کے مولف علامہ ہندی<sup>[۱]</sup> کے لقب سے مشہور مولانا سید احمد نقوی (ولادت: ۱۸/ ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ جمعہ مطابق ۱۳/ دسمبر ۱۸۷۷ء وفات: ۲۰/ شعبان ۱۳۶۶ھ پنجشنبہ مطابق ۱۰/ جولائی ۱۹۴۷ء) ہیں جو فاضل دہر، فیلسوف زمانہ، یگانہ علم و آگہی اور نگینہ دانشوری تھے۔ وہ ایک دور میں رہبر قوم و ملت، عاقبت اندیش مدبر اور خیر انداز مفکر تھے۔ جہاں وہ علم و قلم کے سورما تھے، وہیں عزم و قدم کے لاجواب مجتہد بھی تھے۔ ساتھ ہی تعلیم و تعلم کے سربراہ اور دمقدا تھے۔ وہ طب و طبابت کے معتبر ستون تھے تو سائنسی علوم کے منفرد فاضل و مؤید بھی تھے۔ ادھر سیاسیات و قومیات میں بین الاقوامی سطح کے قائد و رہنما تھے۔

[۱] یہ لقب خود ان کے استاد مرجع علامہ آیۃ اللہ العظمیٰ ملا محمد کاظم خراسانی (م ۱۳۲۹ھ) نے عطا فرمایا تھا۔





علامہ ہندی لکھنؤ کے اس نمایاں جائسی الاصل خانوادہ کے بڑے نمودار رکن تھے جو 'خاندان اجتہاد' کے نام سے مشہور و معروف، مرجع علم و کمال اور مرکز عقیدت و احترام رہا ہے۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت غفران مآب، مولانا سید علی المعروف بہ دلداری علی نقوی (۱۱۶۶ھ/۱۷۵۲ء-۱۲۵۳ھ/۱۸۲۰ء) ہیں جو برصغیر ہند کے اولین مجتہد تھے۔ وہ اپنے علمی کمالات، فقہی تحقیقات اور قلمی مجاہدات سے منفرد و روشن تاریخی ہستی بلکہ نابغہ روزگار تھے۔ دینی تبلیغ و ترویج اور قومی شیرازہ بندی کی حکیمانہ و قائدانہ کاوشوں سے وہ 'مجدد دین'، 'محمی الشریعت' اور 'قائد ملت جعفریہ' جیسے القاب کے غیر متنازع حقدار ہیں۔ ان سے علامہ ہندی تک کا سلسلہ نہ صرف شرافت نسب بلکہ شرف علم سے بھی ممتاز ہے۔

پانچویں پشت تھی یہ علم کی سلطانی میں  
پانچویں پشت تھی حکمت میں سخندانی میں  
پانچویں پشت تھی قرطاس کی تابانی میں  
پانچویں پشت قیادت کی درخشانی میں

(میر انیس<sup>[۱]</sup> سے معذرت کے ساتھ)

غفران مآب کے سب سے چھوٹے بیٹے لیکن علمی حیثیت سے بڑے جلیل القدر سید العلماء<sup>[۲]</sup> مولانا سید حسین علیپن مکان<sup>(۱۲۱۱ھ/۱۷۹۲ء-۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء)</sup> جیسے فخر روزگار صدر نشین علم و تعلم مجتہد علامہ موصوف کے پردادا ہیں۔ ان ہی کی ایماء اور ان کے بڑے بھائی سلطان العلماء سید محمد

[۱] یہ بھی اتفاق ہے کہ میر انیس کی وفات کے پانچویں سال ہی علامہ ہندی کی ولادت ہوئی۔

[۲] سید العلماء وغیرہ جیسے مذکورہ القاب نما خطابات نہ تو بقلم خود ہیں، نہ خوشامدی، عوامی تحفہ یا راقم کے اختراعی ہیں بلکہ یہ سب شاہی خطابات ہیں جو اودھ کے مختلف حکمرانوں (علم و ادب کے باذوق سرپرستوں) نے دیئے تھے۔ یہ متعلقہ شخصیتوں کی قامت پر بالکل ٹھیک اترے۔ اسی طرح 'غفران مآب' وغیرہ 'بعد وفات' شاہی خطاب ہیں جن میں بظاہر شخصی رعایت سے زیادہ دعائیہ عنصر غالب ہے۔



رضوان مآبؒ کی فرمائش پر امجد علی شاہ اودھ (عہد: ۱۲۵۸ھ/ ۱۸۴۲ء - ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء) نے علوم دینیہ کا عالی شان مدرسہ سلطانی<sup>[۱]</sup> قائم کیا تھا۔ ان کی وفات پر غالب نے مرثیہ لکھا اور تاریخ کہی۔

نماند وماندے اگر بودے چند سال دگر  
دغم حسین علیؒ سالِ ماتمش بودے

۱۲۷۳ھ

ممتاز العلماء مولانا سید تقی جنت مآبؒ (۱۲۳۴ھ/ ۱۸۰۹ء - ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء) جیسے فاضل استاد و فقیہ اور باہر و ماہر تعلیم موصوف کے جد امجد ہیں۔ سید العلماء (ثانی) مولانا سید محمد ابراہیم فردوس مکان (۱۲۵۹ھ/ ۱۸۴۳ء - ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۹۰ء) جیسے ذی شرف قائد ملت ان کے والد ہیں۔ موخر الذکر کے قومی کارناموں میں آصفی امام باڑہ اور ٹیلے والی مسجد کی واگزاری بھی ہے۔ ان مقدس تاریخی عمارتوں پر ۱۲۵۹ھ کے انقلابی ہنگام کے پاداش میں (دوسری تاریخی پاک عمارتوں جیسے سرفراز الدولہ حسن رضا خاں اور آغا اسماعیل خان کے امام باڑوں<sup>[۲]</sup> کی طرح منہدم نہ کر کے) انگریزوں نے انھیں اپنے ناپاک مقاصد میں استعمال کی خاطر ان پر قبضہ کر رکھا تھا۔ مولانا سید ابراہیم کی تاریخ وفات ہے

حیف رحلت نمودر ہبر دیں

۱۳۰۷ھ

## یونس زید پوری

[۱] یہ مدرسہ بھی سلطنت اودھ کے انتراع کا ساتھی ہو کر تنگ نظری کی انگریز سیاست کا شکار ہو چکا تھا۔ بعد میں علامہ ہندی کے پھوپھا مولانا سید ابوالحسن رضوی کشمیری (ابوصاحب) (۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء - ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۴ء) کی سرپرستی میں مدرسہ سلطان المدارس کے نام سے اپنے نشاۃ ثانیہ میں ظاہر ہوا۔ مولانا موصوف کے تعلیمی مذاق کا مظہر مدرسہ ناظمیہ بھی ہیں۔ مدرسہ ایمانیہ جسے ملاذ العلماء سید ابوالحسن نقوی ابن ملک العلماء نے ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء - ۱۳۰۰ء کے قریب قائم کیا افسوس کہ جلد ہی اپنا وجود کھو بیٹھا۔

[۲] آغا اسماعیل خاں کا امام باڑہ ان کے چچا آغا باقر کے نام سے مشہور ہو گیا جن کی نگرانی میں یہ بنا تھا۔ اس کی اصل عمارت تو منہدم کر دی گئی تھی۔ بہت بعد اس کی زمین کی واگزاری ہو سکی۔ (م۔ ر۔ عابد)





انسان اعظم کے فاضل مولف کی بسم اللہ خوانی تحت قبہ ہوئی تھی۔ اسی برکت سے پھر علم کے میدان میں انھوں نے کبھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ ہندو عراق کے افاضل کے آگے زانوئے ادب تہہ کیا۔ شروع ہی سے اپنی اکتسابی صلاحیتوں کے نقش چھوڑے۔ اپنے اساتذہ، عراق اور مراجع کرام سے علامہ ہندی اور فخر العلماء خطاب حاصل کئے۔

قلم سے موروٹی آشنائی تھی ہی، صفحات کے صفحات علم و فکر سے رنگ دیئے۔ درس خارج کی شرکت کے زمانہ میں ہی مدارج الوصول شرح معارج الوصول، شرح زبدة الوصول (دونوں عربی میں) اور ذکر جمیل (اردو میں شرح اوراد و وظائف) تحریر کر ڈالیں۔ افسوس یہ کتابیں پہلی عالمی جنگ کے ہنگامی انتشار کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ لیکن زور قلم ہار ماننا تو جانتا ہی نہیں۔ بے شمار علمی شاہکار قلم ان کے نام ہیں۔ علم کلام (اصول و عقائد کے عقلی استدلالی مطالعہ کا علم میں) حمائت الاسلام (۲ جلدیں) اور جدید فلسفہ کی رو سے فلسفۃ الاسلام کی اٹھارہ و قع جلدیں تصنیف کیں۔ اس کی صرف ۲ جلدیں (کیمسٹری/Chemistry علم کیمیا اور علم ہیئت/اسٹرونومی Astronomy سے متعلق) زیور طبع سے آراستہ ہو پائیں۔ ان کی زندگی میں شائع ہونے والے ایک سوانحی خاکہ میں ان کی تصانیف کی تعداد قریب دو سو بتائی گئی ہے۔<sup>[۱]</sup> یہ تعداد ان بے شمار مضامین اور مقالوں کے علاوہ ہے جو وقتاً فوقتاً زیب قرطاس ہوتے رہے اور اکثر جرائد میں اشاعت پذیر ہوتے رہے۔ ان کے کچھ قلمی نقوش یہ ہیں:

عربی: (۱) بَسْطُ الْمَقَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ (رجال) (۲) وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ (۳) جَوَازُ تَجَزِّي فِي الْإِجْتِهَادِ (استدلالی) (۴) كِفَايَةُ السَّائِلِينَ (استدلالی) (۵) رِسَالَةُ سَاعَتِيَّة (صرف) (۶) اِنْشَاءُ عَجَبِ الْعَجَائِبِ (ادب) (۷) دِرَايَةُ الْحَدِيثِ (حدیث) (۸) عِمَادُ الدِّينِ (فقہ، عربی فارسی مخلوط)

[۱] تذکرۃ المشاہیر۔ مختصر حالات زندگی مشمولہ اسلامی دنیا، بدایوں۔ بابت: مارچ۔ مئی ۱۹۴۱ء ص ۱۰ تا ۱۵



فارسی: ریاض العباد (فقہ) (۲) ازہار الہدی روبرو اسرار الہدی (۳) اثبات حق (رد نصاری) (۴) دورۂ اول (ج ۱ و ۲ مطبوعہ) (۵) المسیحیۃ والسلام (مطبوعہ) (۶) نظر فلسفیانہ در معراج۔

اردو: (۱) حل مسئلہ مشکلہ (۲) الشفیع والصرف (۳) سیر فلکی یا معراج (۴) انسان کامل (سوانح رسول مقبول)

مصنف موصوف نے کئی زبانوں میں لکھا، بہت لکھا اور بے تحاشہ لکھا۔ ان کا قلم منقولات سے زیادہ معقولات میں رواں تھا۔ اردو کے دینی ادب میں بھی بڑا قابل قدر اضافہ کیا۔ ان کے چند مضامین اور ایک آدھ کتاب سے زیادہ نظرنوازی کا شرف نہ مل سکا۔ اسی کو نمونہ سمجھ کر اگر کچھ نتیجہ نکالا جائے تو وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ ان کا خطاب جذبات سے زیادہ فکر سے رہا۔ وہ کئی جہت سے فکری انقلاب کے نقیب ہیں۔

علم و تعلیم کے میدان میں ان کی فکری انقلاب آفرینی ثبت ہے۔ اس وقت جب مسلمان اپنی سائنسی خدمات اور تاریخ ساز کارناموں تک کو فراموشی کے بے کتبہ مقبروں میں دفن کر مست ہو چکے تھے۔ ان ہی کے آثار کی مستحکم بنیادوں پر یورپ علمی و سائنسی ترقیوں کی عالی شان عمارتیں بناتے چلے جا رہے تھے اور مسلمان یورپ کو ولایت سمجھے اور اس کے سامراج کے زیر نگیں رہنے کو دینی فریضہ تو سمجھے بیٹھے تھے لیکن جدید علوم کی طرف نظر اٹھانے کو حرام سمجھے ہوئے تھے۔ یوں یونان کے بوسیدہ و شکستہ فلسفی و منطقی آثار کے مرثیہ کو اپنا تعلیمی وظیفہ بنا کر اپنے علمی مذاق کے نمود کو کب کا سلا چکے تھے۔ ایسے تاریک ترین دور میں ایک مشرقی تہذیب کے مرکز لکھنؤ کے ممتاز و نمایاں دینی خانوادے میں نشوونما پانے والے اور خالص مشرقی روایتی انداز سے اعلیٰ فقہی تعلیم حاصل کرنے والے علامہ موصوف نے سائنس اور دیگر جدید علوم کی تحصیل اور ان کی پرزور تائید بھی کی۔ (اس طرح عصری علوم کے حوالہ سے اپنی قوم کی علمی فاقہ مستی کو لاکارا۔) اپنے تبلیغی مشن میں بھی (زبان و قلم سے) ان سے استفادہ اور ان کا با مقصد استعمال بھی کیا۔ یہ بذات خود بہت بڑا



[۱]

انقلابی قدم تھا جو ان ہی کا حصہ بن کر رہا گیا۔

طباعت و اشاعت کی اہم عصری ضرورت محسوس کر انھوں نے 'دارالتبلیغ' کے نام سے ایک ادارہ کی بنا کی۔ اس کے ذریعہ اہم و وقع کتابیں اور کتابچے شائع ہوئے۔ (حالانکہ علمی یعنی Academic حلقہ میں کتابچے ایک طرح کسرِ شان سمجھے جاتے ہیں لیکن ابلاغی رسائی اور عام پذیرائی میں یہ بہر حال کتابوں سے اشاعتی (تبلیغی) بازی مار لے جاتے ہیں۔)

تقریری تبلیغی حوالہ سے بھی ان کا نام بڑا بلند و نمایاں ہے۔ کئی کامیاب اور دور رس اثرات کے حامل مناظرے، مباحثے اور مذاکرے ان کے نام رہے۔

علامہ موصوف نہ صرف زبان و قلم کے سورما تھے بلکہ عزم و قدم کے بھی بڑے قد آور مجتہد و مقتدا تھے۔ 'انجمن یادگار علماء قائم کر حب الوطنی اور یاد اسلاف کا ثبوت دیا۔ اگر یہ اقدام محض تنگ نظری اور بے جا خاندان پرستی پر مبنی ہوتا تو وہ یہیں تک محدود ہو کر رہ جاتے۔ لیکن Charity begins at home (خیر کی ابتدا وطن/ گھر سے ہوتی ہے) کے مصداق یہ ان کی ابتداء تھی۔ ان کا میدان بڑا وسیع اور بین الاقوامی انسانی سطح کا تھا۔ خیر یہ اودھ کے نام سے عراق کے مجتہدین کرام اور عام مومنین کے لئے غازی الدین حیدر شاہ اودھ (عہد: ۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۴ء - ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء) کا قائم کیا ہوا وقف انگریزی انتظامیہ کے تحت اپنے مقصد سے اغوا کر لیا گیا تھا۔ اس کا صحیح مصرف

[۱] اپنی ناچیز رائے میں 'انسان اعظم' کے فاضل مولف کی بہتر یادگار اور مناسب ترین خراج عقیدت یہ ہوگی کہ سائنس کو اپنے علمی و تعلیمی وظیفہ میں جز و لازمی کے طور پر شامل کیا جائے۔ سائنس سے بیزاری خدا شناسی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے جس کا پار کرنا ناممکن ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یورپ میں کلیسا (چرچ) سے بڑی زور آزمایا اور دقت طلب ٹکڑے کے بعد ہی علم اور سائنس کی شمع کو روشن ہونے کا موقع نصیب ہوا۔ بے چارہ پڑا کھسیانا کلیسا سائنس پر کفر، بے دینی اور خدا دشمنی کا فتویٰ نہ لگاتا تو کیا کرتا۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمان کیوں اپنے یہاں کلیسا کے پرانے بت کو نصب کر کے سائنس کو دینی تعلیمی سماج اور قوم سے دیس نکالا کرنے کو قومی و دینی فریضہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ سائنسی حقیقتوں سے آگاہی کے بغیر 'لا ولی الا للہ' اور 'یتفکرون' والا قرآن اور معصومین کے حکیمانہ ارشادات کیا سمجھے جاسکتے ہیں؟ جناب امیرؒ کے وہ شعر جو ابتدائی سطروں میں مذکور ہوئے ہیں کیا یہ سائنس کے بغیر کوئی جادوئی، ہوائی یا افسانوی اور حقیقت سے دور تخیل کے نہ لگیں گے۔ (م۔ ر۔ عابد)





مستحق افراد تک پہنچانے کی خاطر انھوں نے وقت کے سب سے بڑے سامراج سے ٹکری۔ آخر انگریز سیاست نے غالباً ان کی زبان بندی یا تالیف قلب (لبھانے) کی غرض سے ان ہی کو اس کا تقسیم کار (Distributer of Oudh Baquest) بنادیا۔ لیکن یہ منصبی رشوت ان کی حق نگر نظر کو متاثر نہ کر سکی۔ اختلاف کے مد نظر استعفادیا جو منظور نہ ہوا۔ بالآخر پھر استعفادے کر منظوری کا انتظار کئے بنا لکھنؤ چلے آئے۔

اسی طرح ایرانی چنگیوں کو روس اور برطانیہ کے حوالے کرنے کے شاہزادہ اسعد کے فیصلہ کے خلاف 'انجمن اعانت اسلام' قائم کر پرزور اجتماعی احتجاج کیا۔ امت مسلمہ کے مفاد میں ترکی حکومت سے بھی بڑی زبردست ٹکری۔

اسی عنوان سے رفاہ عامہ میں قحط کے زمانہ میں کوفہ سے بذریعہ ٹرام پانی منگوا کر نجف میں مفت تقسیم کا انتظام کیا اور جاڑے کے موسم میں آگ تاپنے کے لئے کونلہ تقسیم کرایا۔ انھوں نے متعدد دینی و قومی انجمنیں قائم کیں اور پہلے سے قائم جماعتوں سے قائدانہ وابستگی رکھی۔

انھوں نے اپنے 'سائنس نواز' نظریہ سے ہی ۱۳۳۱ھ میں بڑے محنت و مشقت سے عراق میں 'مدرسہ ہندی جعفری حائری' کی بنیاد ڈالی۔ تین سو طلبہ ایک وقت میں زیر تعلیم ہوئے۔ نصاب میں معروف و رائج علوم دینیہ کے ساتھ جغرافیہ (Geography) حساب (Mathematics) ہیئت (Astronomy) اور تاریخ (History) جیسے مضامین شامل کئے۔ ساتھ ہی ترکی اور فرانسیسی زبانوں کو لازمی قرار دیا۔ ایک ترکی ماہر سے فوجی ٹریننگ کا بھی انتظام کیا۔ اپنے اس انقلابی کارنامہ کی سخت ترین مخالفت کو بڑے استقلال اور پامردی سے سر کیا۔ لیکن پہلی جنگ عظیم نے ان کے اس قابل تقلید انقلابی اقدام پر پانی پھیر دیا۔

علامہ ہندی کی حیات کا سرنامہ قلم ہے اور ان کے قلم کی سرخی یہ ہو سکتی ہے: صحافی رفتار سے چلنے والا ان کا قلم بے پناہ علمی و فکری بلندیوں کا ہمسفر رہا۔ انھوں نے اپنی قومی مشغولیات، دینی و تبلیغی مجاہدات اور طبی پیشہ ورانہ مصروفیات سے مطالعہ، غور و فکر اور معیاری تصنیف



وتالیف کے لئے اتنا وقت کیسے نکالا، عقل کے پاس اس کا جواب نہیں۔ یہ لطف و فضل ایزدی اور اعجاز علمی نہیں تو کیا تھا!

علامہ موصوف کا ایک قلمی شاہکار زیر نظر تالیف 'انسان اعظم' بھی ہے۔ یہ تالیف، جیسا کہ خود اہل نظر دیکھیں گے، اپنے میں انوکھی ہے۔ جہاں اس کے اجمال کا جمال، دانشوری کو دعوتِ نظارہ دے رہا ہے تو وہیں تدوین کا کمال نگاہ دیدہ وری کو خیرہ کر رہا ہے۔ تالیف کا ممدوح (مرکز و محور) وہ انسان ہے جس کے فضائل و کمالات کا احاطہ کرنا جہاں قرطاس و قلم کے بس کے باہر ہے (خدا کے رسول کی قسم) اور جس کے حالات و خیالات و آثار پکار پکار کر کہہ رہے ہوں۔  
یہ کائنات ابھی نا تمام ہے (شاید)

ایسی عظمت و شرف انسانیت کے سوانح و آثار کو اختصار کی پوری رعایت کے ساتھ پیش کرنا خود اپنے میں کمال ہے۔ خود فاضل اہل قلم کے لفظوں میں۔  
”مقصد ہمارا اس کتاب سے علیٰ کے حالات پر مختصر تبصرہ ہے۔ اس بحر محیط انسانیت کے چند واقعات تاریخی پر اختصار و اجمال سے ایک فہرست لکھنا ہے۔“  
اس طرح یہ کام تالیفی سے زیادہ اطلاعی اور اشارتی ہے۔ تاریخ کے پھیلے ہوئے بے ہنگم سے جنگل سے (جہاں بالکل اصلی لگتے پھولوں کی بھرمار ہوتی ہے) مطلب کے واقعات منتخب کر تین سو کے قریب عنوانوں کو مناسب حکیمانہ نکتوں اور واقع مبصرانہ رائے کے گلدستہ میں دیدہ زیب سلیقہ سے سجادینا فاضل مولف کا ہی حصہ ہے۔ یوں (اہل قلم چاہے کہے نہ کہے، قلم تو کہنے لگے) خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

یہاں خوشہ چین کی نگاہ میں ایک بات ضرور کھٹکتی ہوگی۔ فاضل مولف کی 'سائنس نوازی' سے ممدوح کی حیات و آثار کے سائنسی پہلو پر زور دینے کی کچھ زیادہ ہی امید تھی۔ ممکن ہے انھیں ایسے مناسب تاریخی اقتباسات اور آرائے مل سکے ہوں جن کی اساس پر وہ سائنسی عنوان قائم کر سکتے۔ اس لئے کہ پوری تالیف میں اس کا خاص لحاظ نظر آتا ہے کہ انھوں نے تاریخی اقتباسات



اور آرا کو ہی بنیاد بنایا ہے۔ کہیں تو انھیں من و عن پیش کرنے پر اکتفا کی گئی، اور کہیں کہیں اپنے تبصرے بھی شامل کر دیئے ہیں۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کی سائنسی تاریخ نے جناب امیر المومنینؑ کو عرب اور مسلمانوں میں علم و سائنس کا (اولین) سرپرست مانا ہے۔

زیر نظر تالیف ۱۳۲۸ھ/۱۹۳۹ء میں دارالتبلیغ، لکھنؤ کے اہتمام سے سرفراز قومی پریس لکھنؤ میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ امتداد زمانہ کے ہاتھوں یہ نادر پیش کش نایابی کی حد تک کمیاب ہو چکی تھی۔ ’نور و کتاب مبین‘ کے خالق و مالک کا شکر، اب نور ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ اسے نئے اشاعتی پیراہن میں اور نئے اور دلفریب گٹ آپ کے ساتھ پیش کر رہی ہے۔ اس پیش کش کے لئے فاؤنڈیشن کے سرپرست کی خصوصی قائدانہ نگرانی، رئیس موسسہ کی قابل قدر جدوجہد، مولانا حیدر علی مبلغ کی مخلصانہ تگ و دو اور تذہیب کی (پس پردہ) جلاکاری، یہ سب لائق ہزار تحسین و آفرین ہیں۔ امید ہے ارباب ذوق و نظر اس کی خاطر خواہ پذیرائی فرما کر اپنے کو (قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری/ موتی کی قدر شاہ جانتا ہے یا جوہری جانتا ہے) کے مصداق جوہر شناس شاہ بنادیں گے اور ’نور ہدایت‘ سی کان جوہر کی ہمت افزائی کریں گے تاکہ وہ اپنے ’کنز مخفی‘ کے دوسرے جوہر پارے بھی سامنے لاسکے اور کائنات جوہر شناسی اور جہاں نظر نوازی کو فرحت و ناز کا زیادہ سامان فراہم کر سکے۔



آپ کو شاہ جوہر شناس مانتے ہوئے ناچیز بھی اپنے دل کی فریاد اور ذاتی عذر پیش کرتا چلے۔ واقعی میری ناقابل معافی و نامعقول سستی نے اس پیش کش کی نشاۃ ثانیہ میں بڑی تاخیر کر دی، اور اتنی کہ ایک دعائے رحمت امید کی پوری انشائی مدت پار کر آ غوش اسیف میں ظہور سے ہم کنار بھی ہو گئی اور بظاہر ظریف اسیف کو واقعی ظریف بنا چکی۔ (اسیف بھی بس نام کے اور محض تخلص کی حد تک اسیف ہیں، ورنہ بڑے شریف، لطیف، نظیف۔۔۔ ہیں۔ ہاں! کچھ دوسرے قافیوں سے بری ہیں۔ عمر و نظر سے قطعی نحیف و ضعیف نہیں ہیں۔) اس درمیان کم ظرف راقم فکر و نظر کی اپنی





کو تا ہی اور تساہلی سے اسیف و متاسف رہا۔ (افسوس اس کے حال پر) بات بھی کچھ ایسی ہی تھی۔  
 قائد ملت کی تبصیر اور علامہ کامونپوری کے تبصرہ کے پیش نظر اپنی کوتاہ نظری (اور آپ  
 کی باصرہ خراشی) کا مقدمہ پیش کرنے کی 'دخل در معقولات' گستاخ جسارت کا خیال ہی اوسان  
 خطا کر رہا تھا۔ کبھی سنا تھا: "حکم حاکم مرگ مفاجات"۔ یہاں حکم (اسیف) رئیس (مؤسسہ) اپنے  
 لئے۔۔۔۔۔ مگر مرتا کیا نہ کرتا۔ سوچا کہ، تو تو م۔ ر۔ ع۔ ہے۔ م۔ ر۔ ع۔ اور اس روح فرسا و جانکاہ  
 لفظ میں صرف چار حرف کا فاصلہ ہے۔ (ہمارے تلفظ نے وہ فاصلہ بھی ختم کر دیا ہے) اسے حکم قضا  
 ہی سمجھ کر سہی، خندہ پیشانی سے قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ بھی کہاں!! یہ منتشر فکر و بصر اور  
 نمونہ بے ربطی و بے علمی حاضر ہے۔

اسیف یوں تو ناچیز پر بڑے مہربان ہیں لیکن مدیر و مسئول کی نظر و فکر بھی تو رکھتے ہیں۔  
 ان کے سخت اصرار اور شدت حکم کے پیچھے شاید یہ فکر کارفرما رہی ہوگی کہ حُسن نظر کی نشانیوں کے ساتھ  
 کوئی فتح نظر کی کارستانی بھی ضرور ہو۔ (ظلمت نہ ہو تو نور کی قدر کیا خاک ہو! کوئی فنیج چیز نہ ہو تو حسن  
 اپنی تمام تر عنائیوں کے ساتھ اپنی شناسائی اور آشنائی سے محروم ہی رہے گا۔) خیر جو بھی ہو، اپنی  
 رسوائی کا ایک اور سامان پیش ہے۔

پھر وہیں جاتے ہیں پھر گو کہ نکالے جائیں  
 نہ کہیں کا بھی رکھا لذت رسوائی نے

یونس زید پوری

(پہلے مصرع کو ازراہ کرم یوں پڑھیں ۔ پھر لکھا میں نے یہاں پھر گو کہ نکالا جائے)  
 امید ہے کہ ارباب نظر میری کوتاہیوں کو درگزر نہ فرمائیں گے بلکہ (کم از کم مجھے ضرور)  
 متنبہ فرمائیں گے، عین نوازش ہوگی۔ باصرہ خراشی کے اس طول کے لئے معافی چاہتا ہوں۔

☆ وَقِنَارَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ





## تاریخ اشاعت ثانیہ انسان اعظم از علامہ ہندی

مصنفہ م۔ ر۔ عابد

دیکھئے 'نور ہدایت' کی شعاعوں کا عمل      دیکھئے ربِ جوآدِ حق کے احساں کے محل  
دیکھئے یہ مصطفیٰ کی محنتوں کا اچھا پھل      دیکھیں حیدر کی ریاضت ہے کہاں اس کا بدل  
اس میں تذبذب نظر ہے، یاں زرافشانی بھی ہے  
تذکرہ انسان اعظم کا ہے، تابانی بھی ہے  
پھر ہوئی انسان اعظم کی اشاعت شان سے      دلربا تالیف نکلی ہے حسین عنوان سے  
دعوتِ روح و نظر ہے فکر کے سامان سے      نکتہ بینی کا تقاضا ہے ہر اک انسان سے  
یادگاری یوں بزرگوں کی سجا ڈالی عجب  
شاد ہوگی روح بھی علامہ ہندی کی عجب  
کون ہے انسان اعظم؟ کس کی یوں روشن حیات؟      عظمتِ انسانیت وہ، افتخار کائنات  
نازشِ فکر و نظر وہ پیکرِ یزداں صفات      حسنِ خودیوں کی تمنا، آرزوئے ممکنات  
جاں کنی کے وقت کا تنہا سلونی کا خطیب  
موت کے منبر پہ ہے 'فزت بربی' کا خطیب  
ہاں وہی انسان اعظم، کامرانی کا نشان      زندگی کا سورما وہ موت جس سے ہاری ہاں  
آپ بھی تو دیکھیں کچھ اس کے نقوشِ جاوداں      نکتہ بینی کیجئے، یہ ہے تمنائے زماں  
دیکھیں یہ 'نور ہدایت' کی درخشاں آگہی  
۶      ۰      ۰      ۲      ۶

— ۱۴۲۵ھ —

نکتے دیکھیں، واہ یہ انسان اعظم پھر چھپی

— ۲۰۰۶ء —



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تبصیر

قائد ملت حجۃ الاسلام مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ، امام جمعہ، لکھنؤ

آج کی دنیا میں انسان کی ترقیاں حیرت انگیز ہیں۔ ہر صبح ایک نئی ترقی لے کر آتی ہے اور ہر شام ایک نیا انکشاف منظر عام پر آتا ہے۔ ہر روز ایک نئے سامانِ رفاہ اور ہر شب ایک نئی آسائش کا اہتمام ہے۔ انسان کی سطح زندگی گام بہ گام وزینہ بہ وزینہ بلند تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ علم و صنعت کی خارق العادہ پیش رفت نے مادی آسائشوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔ ولی باایں ہمہ انسان کی روح پیاسی ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہر بافہم پر روشن ہے کہ انسان جسم و روح کا مجموعہ ہے اور روح کو بھی باندازہ جسم سیراب ہونا چاہئے لیکن سائنسی ترقیوں کے ذریعہ مادی رفاہ کا سامان تو فراہم ہو رہا ہے مگر روحانی سکون کا کوئی انتظام نہیں۔

خداوند عالم نے جہاں مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پورا انتظام کائنات خلق فرمایا وہیں روحانی احتیاجات کو پورا کرنے کے لئے بھی مکمل انتظام فرمایا اور روحانی صفات و کمالات کے کامل ترین عملی نمونے بھیجے جس میں ایک بارز ترین نام نامی واسم گرامی مولای کائنات علی ابن ابی طالب - کا ہے۔ علیؑ ایک ایسے انسانِ اکمل و اعظم کا نام ہے جس کے صفات حمیدہ اور ملکات فاضلہ کا مقاسمہ عام انسانوں سے نہیں کیا جاسکتا۔ اگر تمام انسان مل کر ان کی حیرت انگیز سیرت کی پیروی کریں اور انسانیت کے اس مظہرِ کامل کو اپنے کردارِ عمل کی میزان قرار دیں اور کوشش کریں کہ ان کی سیرت کے نزدیک پہنچ سکیں، آدمیت اور انسانیت کی معنویت اور حقیقت کو اس شخصیت کے اندر تلاش کریں اور اپنی روح کو اس معنویت اور حقیقت سے مزین کر لیں تو بلاشبہ حیوانیت کے گڑھے سے نکل کر انسانیت کی اوج تک پہنچ سکیں گے، پاک دل اور پاک روح انسانوں کی صف میں آجائیں گے، قدسیوں اور ملائکہ کے ہم پلہ بن جائیں گے اور اس مقام تک پہنچ سکیں گے جہاں تک



پہنچنے کے لئے خداوند عالم نے انسانوں کو خلق فرمایا ہے اور تمام آسمانی کتب کو جس مقصد کے لئے نازل فرمایا ہے۔

انسان صورت کا نام نہیں بلکہ سیرت کا نام ہے۔ انسان اس کو نہیں کہتے جو صرف صورت، شکل سے تو انسان ہو بلکہ انسان وہ ہے جس میں انسانی صفات و کمالات پائے جاتے ہوں۔ اگر اس نقطہ نظر سے سیرت امیر المومنینؑ پر نظر ڈالی جائے تو تمام انسانی کمالات بدرجہ اتم ذات علی ابن ابی طالب۔ میں جمع نظر آئیں گے۔ یہ صفات اس طرح سے جمع ہوئے کہ ذات علیؑ انسانیت کی کسوٹی اور محک بن گئی۔ اب اگر کسی کی انسانیت کو پرکھنا ہو تو سیرت علیؑ کو سامنے رکھنا ہوگا۔ انسانیت کا ہر کمال ذات علیؑ سے شروع ہوتا ہے اور ذات علیؑ ہی پر ختم ہو جاتا ہے۔

مولائے کائنات کے فضائل نفسانی اور کمالات روحانی حد و شمار سے باہر ہیں۔ آپ کے علم، حلم، زہد، تقویٰ، ورع، صبر، تواضع، حسن خلق، عفو، انفاق، رافت، شجاعت، سخاوت، عبادت، فداکاری و جانبازی وغیرہ میں سے اگر صرف کسی ایک صفت پر بھی کچھ تحقیق و جستجو کی جائے تو آخر میں اقرار کرنا پڑے گا

کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست  
کہ ترکم سر انگشت و صفحہ بشمارم

سب سے زیادہ جس چیز نے مورخوں اور دانشمندوں کو حیرت زدہ کیا ہے وہ سیرت علیؑ میں اجتماع اضداد ہے۔ جن حضرات نے دنیا کی نامور ہستیوں کا مطالعہ کیا ہے اور دیروں، جنگ آوروں، امیروں، سرداروں، بادشاہوں، حکمرانوں، دانشمندوں اور صاحبان علم کے اخلاق و اطوار سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کسی مخصوص صفت کا حامل نظر آتا ہے۔ دلیر و طاقتور لوگ عموماً ترش رو اور سخت دل ہوتے ہیں، حکمران و بادشاہ متکبر پائے گئے ہیں، جنگ آور اور رزم جو لوگ خونریز و بے رحم دیکھے گئے ہیں، علماء و دانشور طبقہ عام طور سے جنگ سے گھبرانے والا اور گوشہ نشین ہوتا ہے، رہبران اور لیڈران عموماً خود غرض اور خود خواہ ہوتے ہیں۔ لیکن امیر المومنینؑ کی سیرت میں ظاہری حالات کے بدلنے سے ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔ جو اخلاق و اطوار اس





وقت تھے جب ظاہری اقتدار سے محروم خانہ نشین تھے وہی اس وقت بھی تھے جب آدھی سے زیادہ دنیا کے ظاہری بادشاہ تھے۔ میدان جنگ میں جہاں دنیا کے سب سے بڑے بہادر اور تیغ زن تھے، دنیا کے بڑے بڑے بہادروں کا صرف نام علیؑ سے پتہ پانی ہو جاتا تھا وہاں دنیا کے ہر شخص سے زیادہ رفیق القلب اور نرم دل بھی تھے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ جب کسی دشمن دین کا سامنا ہوتا تھا تو کردار میں پتھر کی سی صلابت پیدا ہو جاتی تھی اور کسی یتیم یا پریشان حال کا سامنا ہوتا تھا تو کردار میں شبہ کی سی لطافت پیدا ہو جاتی تھی۔ سخن مختصر یہ کہ کیونکہ مولیٰ علیؑ آیۃ کبرائے الہیہ ہیں لہذا اگر ان میں متضاد صفات جمع ہو گئیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

مذکورہ بالا چند سطور سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ علیؑ جیسی شخصیت کے بارے میں لکھنا کتنا مشکل کام ہے۔ لیکن اس مشکل وادی میں اپنے زمانہ کی نابغہ شخصیت آیۃ اللہ سید احمد نقوی المعروف بہ علامہ ہندی نے قدم رکھا اور ایک نایاب کتاب بنام ”انسان اعظم“ تحریر فرمائی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غیر شیعہ مصادر و مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہاں بھی مولیٰ علیؑ کی شخصیت کا معجزہ سامنے آتا ہے کہ حکومتوں نے بھرپور کوشش کی کہ مولیٰ علیؑ کے فضائل دنیا کے سامنے نہ آنے پائیں لیکن خود مخالفین نے اپنی کتابوں میں اتنے فضائل تحریر کر دیئے جو حق تک پہنچانے کے لئے کافی ہیں۔ علامہ ہندی اس شخصیت کا نام ہے جس نے علوم کے صحراؤں میں سفر کر کے فضائل علیؑ کے نخلستانوں تک رسائی حاصل کی اور کتابوں کے سمندروں میں غواصی کر کے فضائل مولیٰ میں موتیوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ موسسہ نور ہدایت نے اس نادر و نایاب کتاب کو دوبارہ زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے وہ قابل مبارک باد ہیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب محبان حضرت علیؑ میں مقبولیت حاصل کرے گی۔

کلب جواد نقوی عفی عنہ

۱۵ دسمبر ۲۰۰۶ء

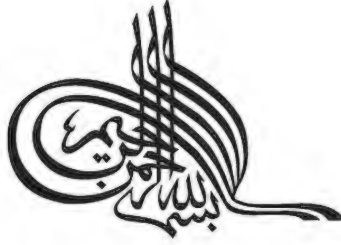


## تبصرہ

آیۃ اللہ علامہ دکنر سید مجتبیٰ حسن کا مونپوری طاب ثراہ

جب سے انسان نے عقل و ہوش کی دنیا میں قدم رکھا اس کائنات کی کچھ چیزوں کو پسند کیا اور کچھ چیزوں کو ناپسند۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ نقد و تبصرہ کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جس قدر انسان کو قدامت حاصل ہے۔ نقد و تبصرہ نے طویل عمر بغیر کسی نظام کے گذاری۔ افلاطون و ارسطو کے خیالات اس موضوع پر زیادہ منظم اور واضح ملتے ہیں، بلکہ ۳۰۰ سال قبل مسیح تک یونانیوں کے جس قدر خیالات اس سلسلہ میں ملتے ہیں وہ افلاطون و ارسطو کے خیالات سے علاحدہ نہیں ہیں۔ اس لئے آسانی سے کہا جاسکتا ہے کہ افلاطون و ارسطو نے نقد و تبصرہ کو فن کی حیثیت بخشی۔

کسی کتاب پر نقد و تبصرہ کی حالت میں ہمیں سب سے پہلے کتاب کے مواد اور اسلوب بیان پر نظر ڈالنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کتاب حقائق زندگی کے تعلق، صحیح و خوشگوار معلومات کس حد تک پیش کرتی ہے۔ اس نقطہ نظر کے ماتحت کتاب ”انسان اعظم“ ایک کامیاب کتاب ثابت ہوتی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے حضرت علیؑ کا کیا مرتبہ ہے۔ حضرت علیؑ کے متعلق صحابہ و ازواج و خلفاء و سلاطین و شعراء اور مشرقی و مغربی اہل قلم کی کیا رائے ہے۔ ”عظماء تاریخ“ سے مقابلہ کر کے حضرت علیؑ کی شخصیت کو کائنات کی ممتاز ترین ہستی ثابت کیا ہے۔ بتایا ہے کہ حضرت علیؑ کی خواہش تھی کہ وہ ایک بین الاقوامی عدالت کی بنیاد ڈالیں۔ غلام نوازی، حقیقی سوشلزم، اشتراکیت، انارکزم، نسلی تفوق، حفظ حیوانات، احترام بنی آدم وغیرہ کے متعلق حضرت علیؑ کی تعلیمات بیان کی ہیں۔ یہ تالیف حکیم الامت علامہ ہندی حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ کے تنوع پسند وجدت طراز خامہ کا نتیجہ ہے۔ موصوف ہندوستان میں ملت جعفریہ کے مجددین کی صف میں شمار ہوتے ہیں۔ اردو میں آپ نے فلسفہ اسلام اور تعلیمات اہلبیت کی تشریح میں غیر معمولی خدمتیں انجام دی ہیں۔ کتاب انسان اعظم میں آپ نے ۲۹۳ نکات امیر المومنینؑ کی زندگی سے منتخب کئے ہیں۔ بہت مختصر تبصرہ کی خواہش کی گئی ورنہ میں تفصیلاً اپنی رائے اس کتاب کے متعلق ظاہر کرتا۔ کتاب میں کتابت کی غلطیاں پائی گئی ہیں جن کو آئندہ اشاعت میں دور کیا جاسکتا ہے۔ (مجتبیٰ حسن عفی عنہ)



# انسان اعظم

فيلسوف اسلام خليفه الہی امير المومنين حضرت علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی حیرت انگیز زندگی کے متعلق

حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد صاحب قبلہ کے ۲۹۳ نکات





بِسْمِہِ سُبْحَانَهُ وَلَهُ الْحَمْدُ

## دیباچہ

جب کسی بزرگ کی سوانح عمری اور حالات لکھنا ہو تو مورخ کا فرض ہے کہ اس کے اعمال زندگی کے ہر ہر جزئیہ کو اس مذہب کی روشنی میں دیکھے جس مذہب سے اس کا تعلق ہے، اگر وہ مذہبی ہستی ہے۔ یا لا مذہب ہے، ہر حالت میں اس کو مذہب سے علاحدہ رکھ کر دیکھنا چاہئے۔

یہ اس لیے لازم ہے کہ مذہب ہی ایک ایسی شئی ہے جو انسان کے ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہوتا ہے، لہذا زندگی کا چھوٹا بڑا ہر کام مذہبی رنگ میں ڈوبا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ہم سے مطالبہ کرے کہ ایک لا مذہب کو مذہبی روشنی میں جانچو یا اس کا عکس تو یہ مطالبہ بالکل غلط اور اس کے پورے کرنے کی کوشش ناکام ہوگی، اور اس تاریخ کے ہیرو کی صحیح زندگی کی ترجمانی ناممکن ہو جائے گی۔

اس کتاب کا ہیرو علی ابن ابی طالب علیہ السلام جس مذہب سے تعلق رکھتا ہے وہ اسلام ہے۔ لہذا ان کی زندگی کے ہر واقعہ کو اسلام کے مسلمات کی روشنی میں دیکھنا ناگزیر ہے۔

ہر چند کہ ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اس مقدس ہستی کو محض انسانی جامہ میں دکھا





دیں اور انسان کامل ہونے کی حیثیت سے ان کو پیش کریں۔ لیکن پھر بھی ذات علیؑ کے واقعات زندگی ادھورے اور نامکمل رہ جاتے اگر ان کے مذہبی خصوصیات کو نظر انداز کر دیا جاتا۔ پہلے کوشش ہے کہ اپنے ہیرو کے واقعات زندگی کو تمام علماء و محققین و مورخین و محدثین اہل سنت کی مستند کتابوں سے اخذ کریں جس میں نہ تعصب کا الزام ہو، نہ کسی فرقہ اسلام کو انکار کا موقع ملے، نہ شکوہ و شکایت ہو، اس لیے کہ علیؑ بن ابی طالب تو وہ برگزیدہ ذات ہے جو ہر مسلمان کے لئے یکساں طور پر قابل تقدیس ہے۔

بیشک بعض واقعات تاریخی ایسے بھی درج ہیں جو اگرچہ مستند و معتبر کتب اہل سنت میں موجود ہیں اور مورخین و محدثین نے بلا انکار اپنی کتابوں میں درج کر رکھے ہیں، باوجود اس کے بہت سے فرقہ ہائے اسلامی کے عقائد اس کے خلاف ہیں۔ خوش قسمتی یا بد قسمتی سے شیعہ عقاید سے بالکل مطابق ہیں۔ لہذا ہم نے ان واقعات تاریخ کو مستند ہونے کی وجہ سے درج کر دیا ہے۔ ہم نے اگر کوئی غلطی اس بارے میں کی ہو تو وہی غلطی ہے جو مستند مورخین نے ان واقعات کو مستند قرار دیتے ہوئے درج مصنفات کیا ہے۔ اس سے نہ مناظرہ مقصود ہے، نہ کسی کی دل آزاری منظور ہے، نہ غلو ہے۔

جن کتب تاریخی میں حالات علیؑ کا ذکر ہے وہ ایسا زمانہ تھا جب علیؑ کی ذات کے متعلق غلو سے کام کیوں کر لیا جاتا۔ نہ وہ مصنفین ہی ایسے تھے جن کو غلو سے نسبت دی جاسکے۔ شیعوں کی کتابیں ہوتیں تو ہر بات کھپ جاتی۔ وہ واقعات تو تاریخی حدود کے اندر ہی رہے اور اسی نظر سے ان کو دیکھنا چاہیے۔ جہاں کہیں قول رسولؐ یا دیگر اقوال کا ذکر اگلی تحریر میں ہے، وہ قریب قریب بحسنہ ترجمہ ہے، طوالت کی وجہ سے اصل عربی عبارت نہیں لکھی گئی۔

حالات امیر المومنین میں سابق و حال کے مورخین نے بہت کچھ لکھا ہے اور سیکڑوں کی تعداد میں عربی فارسی اردو کی تصنیفات موجود ہیں۔ ہم کو مستقل سیرت اور تاریخ کی کتاب لکھنا مقصود نہیں ہے۔



مقصود ہمارا اس کتاب سے علیؑ کے حالات پر مختصر تبصرہ ہے اور اس بحر محیط انسانیت کے چند واقعات تاریخی پر اختصار و اجمال سے ایک فہرست لکھنا ہے۔ زمانہ جس چیز کا مطالبہ کر رہا ہے، اس کو مد نظر رکھا گیا ہے تاکہ آئندہ حالات علیؑ پر بحث کرنے والے اور تاریخ نویس مندرجہ فہرست کے ہر عنوان پر مفصل شرح و بسط سے فلسفیانہ تاریخ لکھیں اور انسانیت کی ایک اہم خدمت انجام دے کر سعی مشکور فرمائیں۔ ہم نے جس عنوان کے تحت بہت سے واقعات لکھ کر متعدد کتابوں کے حوالہ جات جہاں کہیں دے دیئے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب کتابوں میں ہر واقعہ موجود ہے، بلکہ ان واقعات کا کسی نہ کسی شکل سے ان کتابوں میں اندراج ہے اور جہاں کہیں کسی ایک واقعہ کے متعلق حوالہ جات دیئے ہیں وہ کتابوں میں مل سکتے ہیں۔ وَاللّٰهُ التَّوَفِیْقُ

ان میں حضرت علیؑ کے جس قدر صفات لکھے گئے ہیں، یہ اجمالی حیثیت سے لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک صفت کے ثبوت میں متعدد مثالیں، بیشمار حکایات اور روزمرہ زندگی کے واقعات موجود ہیں جن سے ہر بات کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ اس کے لیے کتابوں اور سوانح حیات علیؑ کا مطالعہ ضروری ہے۔ بعض مقامات پر صرف ایک ایک واقعہ یا مثال پر اکتفا کی گئی تاکہ مضمون کو طول نہ ہو۔ بیشمار ایسے خصائل اور کمالات ہیں جو سوا علیؑ کے کسی صحابی میں نہیں پائے جاتے اور تمام صحابہ اور انصار میں ملا کر جتنے صفات بتائے جاسکتے ہوں، سب علیؑ میں تنہا موجود تھے۔

احمد النقوی

۴۲ دسمبر ۱۹۳۶ء



(۱)

## علیؑ مولود کعبہ

۱۳ رجب روز جمعہ ہجرت سے ۲۲ سال پیشتر ۶۰ء میں علیؑ ابن ابی طالبؑ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ اور خانہ کعبہ میں بجز علیؑ کسی اور کی ولادت نہیں ہوئی۔<sup>(۱)</sup>

(۲)

## علیؑ نام خدا سے مشتق ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ خداوند کریم نے حضرت آدمؑ کو خبر دی کہ اس نے علیؑ کا نام اپنے نام علیؑ اعلیٰ پر رکھا ہے۔<sup>(۲)</sup> اور جناب ابوطالب نے خدا سے خانہ کعبہ میں دعا کی۔ ہاتھ غیبی نے علیؑ کی مبارکباد میں جناب ابوطالبؑ کو مولود کا نام علیؑ رکھنے کا حکم دیا۔<sup>(۳)</sup> خدا کا نبیوں سے ہم کلام ہونا اور نبیوں کو ماضی و مستقبل کے اہم واقعات کے ساتھ اہم شخصیتوں سے باخبر رکھنا اور اپنے دین کے باقی رکھنے والوں مبلغوں، منادوں کا نام بتانا اگر اصولاً صحیح اور تورات و انجیل و قرآن کی تعلیم کے مطابق ہے تو اس واقعہ سے انکار ممکن نہیں اور نص خلافت رسولؐ کا یہی فلسفہ ہے۔

(۳)

## اسماء والقباب

(۱) علیؑ آپ کا نام ہے (۲) حیدرؑ آپ کی والدہ نے نام رکھا۔ القاب بہت سے ہیں، منجملہ ان کے : (۳) ذُو الْقَرْنَيْنِ (۴) بَطِينُ (۵) اَنْزَعُ (۶) يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ (۷) اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (۸) وَلِي (۹) وَصِي (۱۰) تَقِي (۱۱) قَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَقَاسِطِينَ (۱۲) شَبِيهَ هَارُونَ (۱۳) صَاحِبُ اللِّوَاءِ

(۱) مناقب ابن مغازی، فصول المہمہ، ازالۃ الخفاء، تذکرہ خواص، انسان العیون (۲) فرائد السمطین (۳) زین الفتی





(۱۴) خَاصِفُ النَّعْلِ (۱۵) كَاشِفُ الْكَرْبِ (۱۶) أَبُو الرِّيحَانَتَيْنِ (۱۷) أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (۱۸) أَبُو الْقَصَمِ (۱۹) أَبُو تَرَابٍ (۲۰) أَبُو مُحَمَّدٍ<sup>(۱)</sup>

القاب و اسماء علیؑ کے کسی اخلاقی تاریخی واقعہ کو ظاہر کرتے ہوئے ان کی بزرگی و شرف کو بتاتے ہیں۔

(۴)

## علیؑ سیف اللہ ہیں

حدیث نور میں خود رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ سیف اللہ ہیں۔<sup>(۲)</sup>

دین کی نصرت و تحفظ اسلام میں علیؑ کی جدوجہد اگر تاریخ کی نہ بھولنے والی کوشش ہے، جو علیؑ ہی کی ذات پر منحصر ہے، تو بجز علیؑ کسی کو سیف اللہ کہنا غلط ہے اور رسولؐ کو جھٹلانا ہے۔

(۵)

## علیؑ امیر المومنین ہیں

خود رسولؐ خدا نے علیؑ کو امیر المومنین فرمایا ہے۔<sup>(۳)</sup> اور جہاں کہیں قرآن میں لفظ مومن آیا ہے ان سب مومنوں کے امیر علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔<sup>(۴)</sup> رسولؐ کا علیؑ کو دیا ہوا یہ لقب بعد میں عام کر دیا گیا۔

(۶)

## علیؑ کی خاکساری

علیؑ مسجد رسولؐ میں خاک پر سو رہے تھے، مٹی جسم میں بھر گئی تھی، رسولؐ خدا نے آپ کو ابو تراب کہہ کر جگایا۔ اس لقب سے علیؑ بے حد خوش ہوتے تھے اور بنی امیہ استہزاء کرتے تھے اور اسی

(۱) نسائی، تذکرہ خواص، مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم (۲) فرائد السمطين، شرف النبوة

(۳) مناقب خوارزمی، فرائد السمطين، مناقب ابن مغازی، مناقب ابن شاذان، فردوس (۴) تاریخ الخلفاء



نام سے علیؑ کو دشنام دیا کرتے تھے۔<sup>(۱)</sup>

(۷)

## صدیق اکبر و فاروق اعظم

رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ صدیق اکبر و فاروق اعظم ہیں۔<sup>(۲)</sup> بعد وفات رسولؐ خدا جب جناب ابوبکر کو صدیق کہا گیا تو علیؑ نے منبر پر جا کر فرمایا: ”میں ہوں صدیق اکبر، اس لیے کہ میں ابوبکر سے پہلے ایمان لایا اور ابوبکر سے پہلے اسلام لایا۔“<sup>(۳)</sup> اور رسولؐ خدا نے فرمایا: ”تین صدیق ہیں، مومن آل یسین، حبیب نجار، حزقیل مومن آل فرعون، اور علیؑ جو دونوں سے افضل ہے۔“<sup>(۴)</sup>

صدیق و فاروق تو ہر شخص جس کا جی چاہے نام رکھ دے مگر صفت کی رعایت سے رسولؐ کی نظر میں جو صدیق ہو، صدیق و فاروق تو وہی ہے۔

(۸)

## علیؑ کی تربیت

رسولؐ خدا نے علیؑ کو پیدا ہوتے ہی اپنی تربیت میں لے لیا، گہوارہ علیؑ کا اپنے فرش خواب کے قریب رکھ لیا، روٹی اور خرمہ چبا کر منہ میں علیؑ کے دیتے۔ علیؑ کی پوری تربیت رسولؐ کی گود میں ہوئی۔ تعلیم کے ساتھ تربیت بھی معلم کی گود میں امتیاز رکھتی ہے۔ علاوہ نسلی خصوصیات کے، تربیت کے اثر نے علیؑ و رسولؐ میں ایک رنگی پیدا کر دی تھی۔ خوش فہمی و ذکاوت و ذہانت و سلیم الطبعی اور ہمیشہ کی رفاقت رسولؐ علیؑ سے مخصوص تھی۔

(۱) تذکرہ خواص، مسند احمد، فرائد السمطين، صحیح بخاری، صحیح مسلم، خصائص نسائی، مناقب خوارزمی

(۲) مناقب ابن شہر آشوب، مناقب خوارزمی

(۳) اسعاف ابن قتیبہ، ریاض النضرۃ، خصائص نسائی

(۴) مسند احمد، فردوس تفسیر ثعلبی، حلیۃ الاولیاء، مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازی





(۹)

## ایک نور سے خلقت

رسول خدا نے فرمایا میں اور علیؑ ایک نور سے خلق ہوئے جو نور خدا تھا اور اسی سے کائنات کا وجود ہوا۔<sup>(۱)</sup> سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ ذرات مادہ و ایٹم صرف الکٹریٹی کے برقیہ ہیں۔ تمام تحلیل و تجزیہ و ترکیب اسی قوت کی کرشمہ سازی کے رہین منت ہیں۔ رسول خدا نے تیرہ سو سال پیشتر صاف فرمایا تھا کہ موجودات عالم میں اسی نور مبین کے ذرات برقی نے شامل ہو کر خلقت و ایجاد کی تکمیل کی اور اس طرح سے نور رسولؐ و نور علیؑ علت موجودات ہے۔

(۱۰)

## محبت علیؑ اجر رسالت ہے

قرآن مجید میں رسول خدا کو حکم خدا ہوا کہ اجرت رسالت اپنے اہل بیت کی محبت کو قرار دے کر امت سے وہ اجر طلب کر لیں۔ (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ)<sup>(۲)</sup> محبت عقلی کا یہ تقاضا ہے کہ جو مجمع صفات حسنہ ہو، اسی کی محبت کی جائے اور رسولوں کی رسالتوں کا منشاء یہی ہے کہ محبت حیوانی کا قلع قمع کر کے قوم کی عقلی تربیت کی جائے۔ محبت اہلبیت رسولؐ قوم کی عقلی تربیت ہے اور نتیجہ رسالت ہے۔

(۱۱)

## محبت علیؑ موجب جنت اور بغض موجب جہنم ہے

قرآن مجید میں ہے ”مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَرْعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ“

(۱) فرائد السمطين، مسند احمد، مناقب ابن مغازلی، فردوس

(۲) مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیر ثعلبی، جمع بین الصحاح الستہ، فرائد السمطين، مقاتل الطالبيين، مناقب خوارزمی، حلیۃ الاولیاء، فصول المہمہ،

مناقب ابن مغازلی





وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ "رسول خدا نے فرمایا محبت علیؑ و آل علیؑ حسنہ ہے اور بغض علیؑ سے سیئہ ہے۔<sup>(۱)</sup>  
(سورۃ النمل، آیت: ۸۹)

کامل سے محبت عقلی قدردانی ہے، اور عام دشمنی اخلاقی جرم ہے خصوص ذات کامل سے دشمنی دنیا و دین کی پھٹکار ہے۔

(۱۲)

## محبت علیؑ کی پرش

قیامت میں کوئی ایک قدم نہ بڑھا سکے گا جب تک محبت اہل بیت رسولؐ کا اقرار نہ کرے۔<sup>(۲)</sup>  
خالص محبت عملی ہوتی ہے یعنی پیروی محبوب کی اور بغیر عمل کامیابی ناممکن ہے۔ آل رسولؐ کی پیروی انسانی کمال ہے اور بدون تحصیل کمال رستگاری ناممکن ہے۔

(۱۳)

## بے پروانہ علیؑ کوئی داخل جنت نہ ہوگا

رسول خداؐ نے فرمایا جس کے پاس پروانہ علیؑ نہ ہو، وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔<sup>(۳)</sup>  
پروانہ جنت یہی ہے کہ نظام علوی اور تعلیمات حیدری کا پابند ہو، زندگی کا معیار علوی اصول و آئین ہوں، رسولی اسوۂ حسنہ مختلف ذاتوں میں خود غرضوں نے مشتبہ بنادیا تھا اور اصل حقیقت چھپ گئی تھی اس لیے ذات رسالت کا سچا مظہر علیؑ تھے۔ رسولؐ نے امت کو ان کا معیار بتایا ہے۔

(۱۴)

## خدا نے علیؑ کی محبت کو قلوب مومنین میں داخل کر دیا

قرآن مجید میں ہے "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

(۱) فرائد السمطين، حلیۃ الاولیاء (۲) مناقب ابن مغازلی، فرائد السمطين، مناقب خوارزمی

(۳) مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازلی، فردوس، فرائد السمطين



الرَّحْمَنُ وَدًّا“ رسول خدا نے فرمایا ”خداے رحمن نے محبت علیؑ کو مومنوں کے دلوں میں داخل کیا ہے۔“<sup>(۱)</sup> عقلی قدردانی کا تقاضا ہے کہ اچھوں سے محبت کی جائے اور حیوانی محبت کو مغلوب کر دیا جائے۔ قانون الہی اسی کا متقاضی ہے، جس کو خدا نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے، اور رسولؐ نے یہ ثابت کیا ہے کہ کمال کمال ہے اور اچھائی اچھائی ہے، فطرت و عقل کا تقاضہ تو یہی ہے کہ عقلاً جو قابل محبت ہو، اس سے محبت کرے۔ عقلاً مومنین کب علیؑ کے کمال کو جانتے ہوئے دشمنی کر سکتے ہیں۔

(۱۵)

## علیؑ قسیم جنت و نار ہیں

قرآن مجید میں ہے ”وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ“ رسول خدا نے فرمایا علیؑ اپنے دوستوں کے چہرے دیکھ کر جنت میں اور دشمنوں کے چہرے دیکھ کر دوزخ میں داخل کریں گے۔<sup>(۲)</sup> انسانی اعلیٰ صفات کی جانچ اور کمال انسانیت کا بلند معیار یہ ہے کہ علیؑ اس کی تصدیق کریں کیونکہ علیؑ خود مکمل و متمم معلم انسانیت ہیں۔

(۱۶)

## منکر فضائل علیؑ پر عذاب

غدير خم میں رسول خدا نے جب علیؑ کو ولی مومنین بتایا تو حرث بن نعمان فہری نے سخت احتجاج کرتے ہوئے رسولؐ سے کہا: ”اگر آپ نے بحکم خدا علیؑ کو ولی مومنین بنایا ہے اور آپ سچے ہیں، تو خدا مجھ پر دنیا میں عذاب نازل کرے۔“ فوراً آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور مر گیا جس کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ ”سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ“<sup>(۳)</sup> حرث نے رسولؐ کو چیلنج دیا تھا، خدا کو چیلنج دیا تھا۔ لہذا دنیاوی سزا سے بچ رہنا رسالت کی تکذیب تھی۔ کسی شہاب ثاقب کے

(۱) تفسیر ثعلبی، فراہد السمطین، مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازی، تذکرہ خواص (۲) تفسیر ثعلبی، مناقب فاخرہ (۳) فراہد السمطین





ٹکڑے کو جو کشش ارضی (Gravitation) کے اندر تھا اگر ادینا علم طبیعیات (Physics) کی رو سے بھی محال نہیں ہے۔

(۱۷)

## علیؑ کی خدا اور رسولؐ سے دوستی

مکہ ہجری میں جنگ خیبر کے وقت رسولؐ خدا نے علم لشکر کا علیؑ کے ہاتھ میں دینے سے پہلے جنگ سے بھاگنے والوں سے فرمایا تھا: ”کل ایسے کے ہاتھ میں علم دوں گا جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسولؐ اس کو دوست رکھتے ہیں، جو کرار غیر فرار ہے۔“ (۱)

(۱۸)

## علیؑ خدا اور رسولؐ کے نزدیک احب خلق ہیں

ایک انصاری عورت دو بھونے ہوئے پرند جانور رسولؐ خدا کے پاس لائی۔ رسولؐ نے خدا سے دعا کی، خداوند اس شخص کو بھیج دے جو تیرے نزدیک میرے لئے تمام مخلوق میں حبیب تر ہے تاکہ وہ میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔ یہاں تک کہ علیؑ ابن ابی طالب آئے اور شریک طعام ہوئے۔ (۲) بی بی عائشہ بھی فرماتی ہیں کہ رسولؐ عورتوں میں سب سے زائد اپنی بیٹی فاطمہؑ سے محبت کرتے تھے، اور مردوں میں سب سے زائد علیؑ سے محبت تھی۔ (۳)

(۱۹)

## امت محمدیؐ کے تہتر فرقے

رسولؐ خدا نے فرمایا میرے بعد میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ سب جہنم میں

(۱) مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیر ثعلبی، مناقب ابن مغازی، جمع بین الصحاح الستہ، فرائد السمطین، تذکرہ خواص، تاریخ طبری، ارونک

(۲) مسند احمد، مناقب ابن مغازی، سنن ابوداؤد، جمع بین الصحاح الستہ، مناقب خوارزمی، فرائد السمطین، مناقب سمعانی، مناقب فاخرہ،

فصول المہمہ، صحیح ترمذی، صحیح بخاری، صحیح مسلم (۳) صحیح ترمذی، مشکوٰۃ، بیابج المودہ





جائیں گے بجز ایک فرقہ کے جو جنتی ہے اور وہ شیعان علیؑ ہیں۔<sup>(۱)</sup>

(۲۰)

## علیؑ کا دوست دوست رسولؐ اور دشمن علیؑ دشمن رسولؐ ہے

رسولؐ خدا نے بارہا فرمایا کہ محبان علیؑ جنت میں جائیں گے اور تکمیل ایمان کی حب علیؑ سے ہے اور علیؑ کی محبت رسولؐ کی محبت ہے اور عداوت علیؑ سے دشمنی رسولؐ ہے۔<sup>(۲)</sup> دوست کا دوست ہونا، دشمن کا دشمن ہونا یہی معیار دوستی ہے۔ علیؑ محبوب خدا اور رسولؐ تھے، علیؑ محافظ دین الہی تھے۔ علیؑ رسولی مشن کے چلانے والے تھے اس لئے ان سے محبت و عداوت خدا اور رسولؐ سے محبت و عداوت ہے۔

(۲۱)

## علیؑ سے عداوت منافقت کی نشانی ہے

جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو دجانہ صحابی کہتے ہیں کہ عہد رسولؐ میں منافق عداوت علیؑ سے پہچانے جاتے تھے۔<sup>(۳)</sup>

(۲۲)

## دشمن علیؑ کافر و منافق ہے

رسولؐ خدا نے بارہا فرمایا مختلف الفاظ میں کہ دشمن علیؑ و آل علیؑ جہنمی ہیں، بے حب علیؑ جنت میں کوئی نہ جائے گا۔ دوست علیؑ مومن ہے اور دشمن علیؑ کافر ہے، منافق ہے۔<sup>(۴)</sup> دوسری روایت میں ہے کہ ام المومنین ام سلمہ سے رسولؐ خدا نے فرمایا: ”سنو اور گواہ رہو، اگر کوئی شخص خدا کی

(۱) مناقب خوارزمی (۲) مسند احمد، جمع بین الصحاح السنۃ، سنن ابوداؤد، مناقب ابن مغازلی، مناقب خوارزمی، معجم طبرانی، شرح ابن ابی الحدید، حلیۃ الاولیاء، فردوس، فرائد السمطین (۳) صحیح ترمذی (۴) مسند احمد، جمع بین الصحاح السنۃ، صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، مناقب خوارزمی، تذکرہ خواص، فرائد السمطین، صحیح مسلم، صحیح ترمذی



ہزار سال عبادت کرے، پھر ہزار سال کعبہ میں رکن و مقام کے درمیان عبادت کرے اور علیؑ سے بغض رکھتا ہو، تو قیامت کے روز وہ خدا سے اس طرح سے ملاقات کرے گا کہ اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“ (۱) علیؑ سے عداوت اصول و نظام علوی سے عداوت ہے اور نظام علوی نظام الہی ہے جو بذریعہ رسول حفاظت علیؑ میں دیا گیا ہے اور امانت خدا ہے۔ اُن سے مخالفت خدائی اصول کی مخالفت ہے جو کفر ہے اور خدا اور رسولؐ سے جنگ ہے۔ ایسے شخص کی عبادت ہرگز صحیح نہیں ہے۔

(۲۳)

## علیؑ برادرِ رسولؐ ہیں

بیعت رضوان میں رسولؐ خدا نے ایک صحابی کو دوسرے صحابی کا بھائی بتایا اور علیؑ سے فرمایا: ”دنیا و آخرت میں تم میرے بھائی ہو۔“ (۲)

(۲۴)

## علیؑ سابق الاسلام ہیں

سب سے پہلے علیؑ دستِ رسولؐ پر ایمان لائے اور سب سے پہلے رسولؐ کے پیچھے علیؑ نے نماز پڑھی۔ دو شنبہ کو بعثتِ رسولؐ ہوئی اور سہ شنبہ کو علیؑ نے نماز پڑھی جس کو قرآن نے اس طرح سے ذکر کیا ہے ”السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ“ اور فرمایا ”وَأَزْكُؤْا مَعَ الرَّاِكِعِينَ“ (۳)

علیؑ مرتضیٰ جناب ابوبکر سے سات سال پہلے ایمان لائے تھے۔ (۴)

(۱) مناقب خوارزمی (۲) مناقب احمد، مناقب ابن مغازی، جمع بین الصحاح الستہ، صحیح ترمذی، سنن ابوداؤد، فراندہ السمطین، شرح ابن ابی الحدید، فردوس، خواص الامہ (۳) مسند احمد بن حنبل، مناقب ابن مغازی، تفسیر ثعلبی، مناقب خوارزمی، فراندہ السمطین، شرح ابن ابی الحدید، کتاب مغازی، فردوس، فضائل الصحابہ سمعانی، صحیح ترمذی، حلیۃ الاولیاء خصائص نظیری، تاریخ طبری، معارف ابن قتیبہ، ابوالقاسم خشکانی (۴) خصائص امام نسائی، تفسیر ثعلبی





(۲۵)

## کمالِ ایمان علیؑ

خدا نے علیؑ کے ایمان کا امتحان کر لیا ہے، رسولؐ خدا نے کمالِ ایمان علیؑ کی تصدیق کر دی

ہے۔<sup>(۱)</sup>

ایک حدیث میں ہے رسولؐ خدا نے فرمایا: ”تین شخص کسی وقت کافر نہیں ہوئے، ایک مومن آلِ حسین، دوسرے علیؑ بن ابی طالبؑ تیسرے آسیہ زینِ فرعون۔“<sup>(۲)</sup> رسولؐ کی کوتاہ نظری ہوتی اگر دوسری امتوں کو نظر انداز فرماتے اور صرف علیؑ ہی کا تذکرہ کرتے۔ علیؑ کی خلوتِ جلوت، رزمِ بزم اور زندگی کے ہر شعبہ کو دیکھو جو قرآن کے مطابق اور خدائی اوامر کا عملی نمونہ تھے۔

علیؑ نے کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا۔ اسی وجہ سے آپ کو کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔<sup>(۳)</sup>

(۲۶)

## علیؑ مصدق رسولؐ ہیں

جو کچھ رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ نے سب کی تصدیق کی اس طرح جیسے کسی نے نہیں کی قوی

وعملی۔ جس کا قرآن میں ذکر ہے ”والذین جاء بالصدق وصدق به“<sup>(۴)</sup>

(۲۷)

## ایمان علیؑ پر خدائی مہر

ولید بن عقبہ نے امیر المومنین پر فخر کیا تھا، خدا نے اس کے فسق کا اعلان کرتے ہوئے علیؑ

کے ایمان کی تصدیق فرمائی۔ ”أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ“<sup>(۵)</sup>

(۱) مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازلی، مسند احمد، سنن ابوداؤد، جمع بین الصحاح الستہ، صحیح ترمذی، فضائل الصحابہ سمعانی، تاریخ خطیب

(۲) تفسیر درمنثور، ابن عساکر (۳) طبقات، استیعاب، مسند ابوحنیفہ، تذکرہ خواص

(۴) مناقب ابن مغازلی، حلیۃ الاولیاء (۵) مناقب خوارزمی، شرح ابن ابی الحدید، حلیۃ الاولیاء، تفسیر ثعلبی





(۲۸)

## خدا کے نزدیک صادق کون ہے

خدا نے قرآن میں صادقوں کا ساتھ دینے کا حکم دیا ہے۔ مراد صادقوں سے علیؑ و آل علیؑ ہیں۔<sup>(۱)</sup> حقیقی صدق یہ ہے کہ خدائی مرضی کے مطابق ہو اور یہ امر ملہم بندوں سے مخصوص ہے، اور صدق مجازی یہ ہے کہ انسان اپنے علم و یقین میں اس کو مطابق واقع سمجھے جو ممکن ہے کہ حقیقتاً خلاف واقع ہو اور دھوکا اور بھول و غفلت ہو۔ خدا انہیں صادقوں کی معیت کا حکم دیتا ہے جو حقیقی صادق اور معصوم ہیں، اور وہ رسولؐ اور ائمہ ہدیٰ ہیں۔

(۲۹)

## علیؑ کا علم و فہم رسولؐ کا ساتھ تھا

عبدالرحمن بن عوف سے رسولؐ خدا نے فرمایا ”خدا نے میرے پاس کتاب مبین (قرآن) بھیجی ہے اور حکم دیا کہ لوگوں کو سنادوں بجز علیؑ بن ابی طالب کے کیوں کہ وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ ان کی فصاحت و بلاغت میرے مثل ہے اور ان کا علم و فہم و کمال مثل میرے ہے۔“<sup>(۲)</sup>

(۳۰)

## علیؑ عالم بالکتاب ہیں

قرآن مجید میں ہے ”قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ“ رسولؐ خدا نے فرمایا کتاب کا علم علیؑ کو ہے۔<sup>(۳)</sup> حقیقت و مجاز، نسخ منسوخ و متاثر و مترادف الفاظ ہر زبان میں ہوتے ہیں جس سے تعبیرات میں اختلاف ہوتا ہے قرآن مجید کی تفاسیر و تعبیرات میں اختلاف اسی لئے ہے لہذا ”حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ“ صحیح نہیں ہے جب تک متکلم و مصنف خود اپنے منشاء

(۱) مناقب خوارزمی، فراند السطین، حلیۃ الاولیاء (۲) مودۃ القرنی (۳) تفسیر ثعلبی، مناقب ابن مغازی، حلیۃ الاولیاء



کو کسی پر واضح نہ کر دے۔ علم امت علیؑ تھے، لہذا عالم بالقرآن حقیقتہً وہی تھے جن کو خدا نے اپنے منشاء و مراد سے بذریعہ رسولؐ تعلیم دے دی ہے، اس لئے قرآن کو علیؑ ہی کی توضیح و تفسیر سے سمجھنا چاہئے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا، بعد میرے علیؑ تمام امت سے علم تر ہے۔<sup>(۱)</sup>

(۳۱)

## ہزار باب علم کی تعلیم

علیؑ کو رسولؐ خدا نے ہزار باب علم کی تعلیم فرمائی اور ہر باب سے ہزار ہزار باب علم علیؑ پر کشادہ ہو گئے۔<sup>(۲)</sup> معلم اصول کی تعلیم سے ایک با فہم و ذکی و قابل و عالم کو ایسا بنادیتا ہے کہ شاگرد خود ہزاروں اصول و فروع بنا لیتے ہیں۔

(۳۲)

## علم رسولؐ کا وارث

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو علم مجھ کو خدا سے ملا، وہ سب کا سب میں نے علیؑ کو دے دیا۔<sup>(۳)</sup>

(۳۳)

## معلم اسلام

علیؑ منبر پر بار بار پکار پکار کر فرماتے تھے جو پوچھنا ہو، پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھ کو کھو بیٹھو۔<sup>(۴)</sup> پوچھنے والے غوامض علوم کو نہ پوچھیں، تو معلم کا کیا قصور؟ اس پر بھی ہر علم میں علیؑ نے دریا بہا دئے۔

(۱) مناقب ابن مغازلی، مناقب خوارزمی، فرائد السمطین، شرح ابن ابی الحدید، صحیح ترمذی

(۲) فرائد السمطین، صحیح ترمذی، شرح فتح البین (۳) مناقب ابن مغازلی، مناقب خوارزمی

(۴) مسند احمد بن حنبل، مناقب خوارزمی، فرائد السمطین، شرح ابن ابی الحدید





(۳۴)

## قاضی امت

رسول خدا نے فرمایا میری امت میں سب سے بڑا قاضی علیؑ ہے۔<sup>(۱)</sup>

(۳۵)

## بین الاقوامی عدالت قائم کرنے کی خواہش

علیؑ بقسم فرماتے تھے کہ اگر میرے لئے مسند قضا بچھائی جائے تو اہل توریت کو توریت سے، اہل زبور کو زبور سے، اہل انجیل کو انجیل سے، قرآن والوں کے لئے قرآن سے فیصلہ کروں۔<sup>(۲)</sup> علیؑ ہر قوم کو بین الاقوامی عدالت قائم کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

(۳۶)

## حکیمِ حکمتِ الہی

حکمائے عالم کو دیکھو، ان کی تاریخ پر تنقیدی نظر کرو، بیشک انھوں نے اپنی دماغ سوزیوں، کاوشوں سے علوم و فنون کی ایجادیں کر کے وحشی انسان کو متمدن انسان بنا دیا، وہ محسنین عالم کی صف اول میں جگہ پانے کے مستحق ہیں۔ لیکن تاریخ عالم میں ہم کو کوئی ایسا حکیم و فلاسفہ نہیں ملتا جس نے انسان کے ہر شعبہ زندگی میں روحانی ہو یا مادی، حکمت عملی ہو یا نظری، ہر ایک میں پوری رہبری کی ہو۔“ برودیکر سغطی طبابت و شاعری کا بادشاہ تھا لیکن کہاں اس کی شاعری اور کہاں علیؑ کی خطابت و شاعری۔ شعراء و قصہ گو واہمہ و تخیل کو پوٹ باندھتے ہیں، جہلا کے دماغ و اوہام کو خرافات سے گندہ و خراب کرتے ہیں۔ علیؑ کی شاعری خطابت کی جان، فصاحت کی کان، موعظہ و نصیحت و حقائق و رموز سے مالا مال ہے۔

(۱) مناقب خوارزمی، مسند احمد بن حنبل، فضائل صحابہ سمعانی، صحیح مسلم، صحیح بخاری (۲) مناقب خوارزمی، فرامد السمطین، تفسیر ثعلبی، تذکرہ خواص





روایات تمثیلیہ کے مؤلفین میں ”اسکیلِس“، ”سرفوکلِس“، ”یورولیدِیس“، ”اوستوفارس“ کے تمثیلات کو دیکھو اور علیؑ کے تمثیلات کو نہج البلاغہ میں پڑھو، تو معلوم ہوگا کہ کس کا پایہ بلند ہے۔

تاریخ کے مشہور حکماء ”ارہیرموٹ“، ”یورِیس“، ”زینون“ کے تاریخی واقعات پر نظر کرو اور علیؑ کی سچی اور صحیح تاریخ دانی کا گزشتہ زمانے کے کتب میں مطالعہ کرو تو معلوم ہوگا بلکہ اس ملہم مورخ کی آئندہ کی تاریخ نویسی کو دیکھو تو وہ بھی مکمل ثابت ہوگی۔

”فیثاغورث“، ”اناکساگوراس“، ”سوفسطائی“، ”بطلموس“، ”انکسفورس“، ”ارحیلِیوس“، ”اقلیدس“ کے فلسفہ طبعی و ریاضی کو دیکھو اور علیؑ کے فلسفہ طبعی کی نکتہ رسی کو دیکھو جس نے فلسفہ قیاسی کی تنقید کر کے حقائق موجودات پر کس طرح شرح و بسط سے بحث کی ہے اور فلاسفہ قدیم کی غلطیوں پر کس طرح سے عالم کو متوجہ کیا ہے۔

”سقراط“، ”افلاطون“، ”ارسطاطالیس“ کے الہیاتی مباحث کو دیکھو اور اس حکیم حکمت الہی کے الہیات میں متلاطم سمندروں کو دیکھو۔

”بقراط“، ”جالینوس“ کے طبی حقائق اور طب الہی کے طبیب علیؑ کی فن طب کی موثکافیاں دیکھو، تو معلوم ہوگا کہ علیؑ کا صف حکماء میں کیسا بلند پایہ تھا۔ یہ غلو نہیں ہے، علیؑ پرستی نہیں ہے، شاعری نہیں ہے، زندہ رہے اور وقت نے مدد کی، تو علوم الائمہ میں ہر علم کے ہر شعبہ میں علیؑ و آل علیؑ کے ذخائر علمیہ کو پیش کریں گے۔ اور سردست ہماری کتاب فلسفہ الاسلام کی بارہ مکمل جلدیں بارہ علوم کی موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ علیؑ حکمت نظریہ اور حکمت عملیہ دونوں میں سر تاج حکماء و فلاسفہ تھے۔ اسی لئے رسول خداؐ نے فرمایا تھا: ”میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔“ ”میں شہر حکمت ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔“<sup>(۱)</sup>

(۱) مناقب ابن مغازلی، مناقب خوارزمی، فرائد السمطین، فردوس، مناقب سمعانی، شرح ابن ابی الحدید



(۳۷)

## علیؑ مثیل حضرت آدمؑ ہیں

قرآن مجید میں ہے: ”حضرت آدمؑ کو خدا نے جملہ اسماء کی تعلیم دی“ اور علیؑ کی نسبت قرآن مجید نے کہا ہے ”ہر وہ شے کا احصا امام مبین میں ہے“ رسول خدا نے فرمایا: ”علیؑ وہ امام مبین ہے جس میں خدا نے ہر شے کا علم جمع کر دیا تھا۔“<sup>(۱)</sup>

اور اسی لئے رسول خدا نے فرمایا: ”جو آدمؑ کے علم کو دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھ لے۔“<sup>(۲)</sup>

(۳۸)

## علیؑ مثیل خلیلؑ تھے

حلم جناب خلیلؑ کا کیا کہنا جن کو نمرود نے آتش سوزاں میں ڈال کر جلا دینا چاہا۔ لیکن جناب خلیلؑ کا اس آگ سے زندہ نکلنا نمرودی تمام اسکیموں کے لئے خود ایک کاری ضرب تھا۔ باوجود اس کے خلیلؑ اللہ نے کوئی قصاص نہیں لیا۔ حلم علویؑ کو دیکھو، گھر پر پورش ہوتی ہے۔ جناب زبیر شمشیر بکف نکل آتے ہیں، علیؑ کا گھر جلانے کی دھمکی دی جاتی ہے، گلے میں رسن ڈال کر گھسیٹے جاتے ہیں، لیکن خلیلی صبر و حلم کا مظاہرہ کرتے، اور خیر شکن تلوار کو نیام سے نہیں نکالتے۔

حکمت خلیلی کی یہ حالت تھی کہ سورج و چاند کے غروب و طلوع سے ستارہ پرستوں کو یہ کہہ کر چپ کرادیا کہ یہ خدا نہیں ہو سکتے جو طلوع و غروب ہوں۔ حرکت و زوال دلیل حدوث و فنا ہے، جب کہ قرآن مجید میں یہ قصہ موجود ہے۔ (فلسفۃ الاسلام، علم کون و فساد میں اس دلیل پر ہم نے کافی بحث کی ہے)۔

لیکن علوی شان کو دیکھو، جناب خلیلؑ نے صرف طلوع و غروب سے نقصان دکھا کر ان کی

(۱) امالی صدوق، تفسیر ابن ماہیار (۲) مسند احمد، صحیح بیہقی، شرح ابن ابی الحدید، مناقب خوارزمی





الوہیت کا ابطال فرمایا، علیؑ نے عملی طور پر دنیا کو دکھایا کہ چاند، سورج، تارے اس لئے قابل پرستش نہیں ہیں کہ وہ ایک حکیم حکمت الہی کے لئے مسخر و مطیع ہیں پھر وہ خالق کب ہو سکتے ہیں۔

سورج کا علیؑ کے لئے پلٹنا<sup>(۱)</sup> ثبوت عقلی اس کا ہمارے رسالہ رجعت شمس میں دیکھو، تین مرتبہ سورج کا علیؑ سے باتیں کرنا<sup>(۲)</sup> ہلّی کے گھر میں تارے کا گرنا۔<sup>(۳)</sup>

یہ وہ واقعات ہیں جو خلیل اللہ کی علمی تحقیق کا عملی ثبوت ہے۔ اس لئے رسول خدا نے فرمایا: ”جو شخص ابراہیم علیہ السلام کے حلم و حکمت کو دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھ لے۔“<sup>(۴)</sup> فلسفی نقطہ نظر سے ان واقعات کا ثبوت ہماری کتاب فلسفۃ الاسلام میں موجود ہے۔

(۳۹)

## علیؑ مثیل نوحؑ نبی ہیں

رسول خدا نے فرمایا: ”جو شخص فہم نوحؑ نبی کو دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھ لے۔“<sup>(۵)</sup> ہلّی کی علم و حکمت کو ان کے خطب و تعلیمات میں دیکھو۔

(۴۰)

## علیؑ مثیل جناب موسیٰؑ ہیں

رسول خدا نے فرمایا: ”جو شخص موسیٰ بن عمران کی (امراہی میں) سختی کو دیکھنا چاہے، وہ علیؑ کو دیکھ لے۔“<sup>(۶)</sup> جناب موسیٰ کی سختی کی یہ حالت تھی کہ اپنے بھائی ہارون کو بھی نہ چھوڑا اور کوئی رعایت نہ کی۔ بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی دیکھ کر بے چین ہو گئے۔ ہارون کی داڑھی پکڑ کر کھینچی جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔

(۱) مناقب مغازی، مناقب خوارزمی، فراید السمطین، تذکرہ خواص (۲) مناقب خوارزمی (۳) مناقب ابن مغازی

(۴) مسند احمد، شرح ابن ابی الحدید، صحیح بیہقی، مناقب خوارزمی (۵) مناقب خوارزمی، صحیح بیہقی، شرح ابن ابی الحدید

(۶) صحیح بیہقی، مناقب خوارزمی، شرح ابن ابی الحدید





علیؑ کی دین میں سختی کی یہی حالت تھی۔ عقیل اپنے بھائی کو انتہائی مصیبت و فقر میں مبتلا ہو کر چند سیر گیہوں حصہ فقراء سے زاید مانگنے پر آگ میں لوہا گرم کر کے داغنے پر تیار ہو گئے۔ یا ابن عباس کے بصرے سے مال کثیر مدینہ میں بھیجنے پر علیؑ نے قتل کی تہدید کی۔

(۴۱)

## علیؑ زہد میں مثیل جناب یحییٰؑ و جناب عیسیٰؑ ہیں

رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ ”جو شخص زہد یحییٰؑ و زہد عیسیٰؑ کو دیکھنا چاہے وہ علیؑ کے زہد کو دیکھے۔“ (۱) اب زہد علیؑ کو تاریخوں میں دیکھو۔

(۱) جو کا بھوسی ملا ہوا آٹا سوکھا پھانکتے تھے۔ (۲)

(۲) علیؑ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا جو رسولؐ نے نہیں کھایا، میں بھی نہ کھاؤں گا۔ (۳)

(۳) علی بن ربیعہ نے حضرت علیؑ کو ایسا چھوٹا زیر جامہ پہنے دیکھا جیسے ملاح زانو تک پہنتے ہیں۔ (۴)

(۴) علیؑ کے پاس چار درہم نہ تھے کہ جامہ خریدتے۔ اپنی تلوار بازار میں بیچی تب جامہ خریدا۔ (۵)

(۵) علیؑ خرمہ کی چھال کے پیوندوں کی قبا پہنتے تھے اور فرماتے تھے اب تو اتنے پیوند لگ گئے ہیں کہ خیاط سے شرم آتی ہے۔

(۶) صحرائی عربوں کی طرح لانا کرتا پہنے، ہاتھ میں کوڑا لیے، بازاروں میں پھرتے اور بیع و شرع کا معائنہ کرتے اور تاجروں کو نصیحتیں کرتے۔ (۶)

(۱) شرح ابن ابی الحدید، مناقب خوارزمی، صحیح بیہقی (۲) مناقب خوارزمی، تذکرہ خواص

(۳) تذکرہ خواص، مناقب خوارزمی (۴) مناقب خوارزمی، حلیۃ الاولیاء، مسند احمد

(۵) تذکرہ خواص، مناقب خوارزمی (۶) مناقب خوارزمی، مسند احمد، تذکرہ خواص



(۷) علیؑ نے دو پیراہن خریدے، جو کم قیمت تھا خود لیا، جو اس سے بہتر تھا غلام قنبر کو

پہنایا۔

(۸) عبید اللہ بن ابی رافع نے دیکھا بروز عید علیؑ نے ایک تھیلی سے سوکھی جو کی روٹی

نکال کر نوش کی۔<sup>(۱)</sup>

(۹) علیؑ درخت کی چھال کی جوتی پہنتے تھے۔<sup>(۲)</sup>

(۱۰) علیؑ کبھی کبھی سرکہ اور نمک سے روٹی نوش کرتے، اور کبھی زمین کی کسی گھاس سے۔<sup>(۳)</sup>

(۱۱) کبھی ترش بودار مٹھے سے جو کی روٹی نوش کرتے تھے۔<sup>(۴)</sup>

(۱۲) ایک روز اہل کوفہ سے فرمایا کہ اگر میں تمہارے ملک سے کوئی سواری کا جانور

یا غلام یا زاد راہ اپنے لئے لے کر نکلوں تو مجھ کو خائن سمجھنا۔<sup>(۵)</sup>

(۱۳) صالح ناقل ہیں کہ کوفہ میں علیؑ خرمہ کا بوجھ لادے گھر لے جا رہے تھے، صالح کی

دادی نے عرض کی: ”مجھ کو دے دیجیے، میں پہنچا دوں۔“ علیؑ نے فرمایا کہ عیال دار کو خود اپنا بار

اٹھانا چاہئے۔ وہ خرمے گھر پہنچا کر مسجد واپس آئے اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خرمے کے چھلکے لباس میں

بھرے تھے۔<sup>(۶)</sup>

(۱۴) سوید بن غفلہ نے امیر المومنینؑ سے عرض کی، دارالحکومت کوفہ میں بورے پر

آپ بیٹھے تھے: ”مولا! آپ سلطان اسلام ہو کر خزانہ اسلامی کے مالک ہیں۔ آپ کے پاس

غیر ملکوں کے وفد آتے ہیں، یہ کیا حالت بنائی ہے؟“ فرمایا اے سوید! اثاث البیت میرا میرے گھر

جا چکا۔ (آخرت)، جہاں عنقریب مجھ کو جانا ہے۔ یہ سن کر سوید رونے لگے۔<sup>(۷)</sup>

(۱۵) آپ کے گھر میں ایک کھال تھی جس پر دن میں اونٹ دانہ کھاتا اور شب کو اسی

پر آپ آرام فرماتے۔

(۱) شرح ابن ابی الحدید (۲) شرح ابن ابی الحدید (۳) شرح ابن ابی الحدید (۴) شرح ابن ابی الحدید

(۵) شرح ابن ابی الحدید (۶) مسند احمد، شرح ابن ابی الحدید (۷) تذکرہ خواص





(۱۶) ایک روز علیؑ اپنی جوتی سی رہے تھے، ابن عباس نے عرض کی: ”ایسی بے حقیقت

جوتی کو آپ کس لئے سی رہے ہیں؟“ فرمایا: ”میری یہ جوتی تمہاری دنیا سے بہتر ہے۔“

(۱۷) ابونعجہ نے ایک روز ان کے موٹے اور کم حقیقت لباس پر ٹوکا۔ آپ نے فرمایا:

”ایسا لباس انسان کو تکبر سے روکتا ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسا ہی لباس پہنیں۔“<sup>(۱)</sup>

(۱۸) کسی نے ایک ترنج خدمت علیؑ میں پیش کیا۔ امام حسینؑ نے لے لیا، علیؑ نے چھین

کر لوگوں پر تقسیم کر دیا۔<sup>(۲)</sup>

(۱۹) علیؑ جاڑے کی شدت سے کوفہ میں کانپ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: ”بیت المال

سے کپڑا آپ کیوں نہیں لیتے؟“ فرمایا: ”قسم بخدا مدینہ سے جو چادر لایا تھا وہی میرے پاس ہے۔“<sup>(۳)</sup>

(۲۰) بیت المال میں جب روپیہ جمع ہوتا، علیؑ فقراء کوفہ کو جمع کر کے سب تقسیم کر دیتے

اور اپنے ہاتھ سے بیت المال میں جھاڑو دے کر دو رکعت نماز بجالاتے۔<sup>(۴)</sup>

(۴۲)

## علیؑ مثیل مسیح ہیں عبادت میں

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”جو شخص چاہے عیسیٰ نبی کی عبادت و طاعت کو دیکھے، وہ علیؑ کو دیکھ

لے۔“<sup>(۵)</sup> مسلمان رسولؐ کی تصدیق کر سکتا ہے۔ لیکن ایک عیسائی کو کیا غرض جو بغیر تطبیق واقعات

مان لے۔ لیکن انصاف سے نظر کرو، مسیحؑ کی طاعت الہی ایسی تھی جس میں ماسوی اللہ کا گزرنہ تھا۔

اسی لئے اصطلاح نصاریٰ میں وہ خدا کے بیٹے کہے گئے، اور یہی مسیحؑ کی تعلیم تھی کہ ہر ایک اپنے کو خدا

کا فرزند تسلیم کرے۔ جس کی یہ تعلیم ہو، اس کی نظر میں سرمایہ کا فرزند ملعون ہے، حکومت کا فرزند

ملعون ہے، فوج کا فرزند ملعون ہے، قوت و مادیت کا فرزند ملعون ہے۔

(۱) مسند احمد، تذکرہ خواص (۲) ربیع الابرار، تذکرہ خواص (۳) مسند احمد (۴) تذکرہ خواص

(۵) مناقب خوارزمی، شرح ابن ابی الحدید





علیؑ کے زہد، عبادت، طاعت الہی کو تاریخ و سیر کی کتابوں میں پڑھو، جو ٹڈی کے منہ سے سنبر پتی چھیننے کو ظلم بتادے اور اپنے کو درگاہ خدا میں جواب دہ سمجھے، جو ظلم کے بارے میں فرمائے کہ ظلم بستیوں کو اجاڑ دیتا ہے، جو حکومت کے نشہ کو شراب کے نشہ سے تعبیر فرمائے، جو قناعت کی زندگی کو شاہی زندگی پر ترجیح دے، جو مال و حکومت کو علم کا محکوم بتائے، جو ظلم سے غلبہ حاصل کرنے والے کو مغلوب بتائے، ان کھلے فتوؤں کے مقابل میں سرمایہ داری لعنت ہے، حکومت لعنت ہے، فوج لعنت ہے، قوت و مادیت لعنت ہے، الفاظ کا الٹ پھیر ہے، طرزِ ادا مختلف ہے، لیکن مسیحؑ علیؑ کا ایک مشن ہے۔ ایک کو عبادت و طاعت کر کے خدا کا فرزند بننے پر فخر اور دوسرے کو خدا کا بندہ بننے پر فخر اور دوسروں کو بندہ خدا بنانے پر فخر ہے۔ لوگوں کی پسند پر موقوف ہے، فرزندِ دی اور غلامی دونوں میں کون سی چیز اطاعت و فرمانبرداری کے لئے زائد موزوں ہے۔ خدا کا بندہ حکومت کا بندہ نہیں ہو سکتا، خدا کا بندہ سرمایہ کا بندہ نہیں ہو سکتا، خدا کا بندہ مادیت و عسکریت و قوت کا بندہ نہیں ہو سکتا۔ علیؑ کو اپنی زندگی پر ناز ہے، جس کو وہ اپنے عمل سے، اپنے اقوال سے ثابت کرتے ہیں۔

(۴۳)

## علیؑ اور مسیحؑ کی ایک اور مماثلت

رسول خداؐ نے فرمایا: ”میری امت میں علیؑ حضرت عیسیٰؑ کی نظیر ہیں۔ محبت علیؑ میں افراط کرنے والے (غالی و نصیری وغیرہ) جہنم میں جائیں گے اور دشمنی میں بھی۔ (قبیلے) عیسیٰؑ کے دشمن یہودی اور دوستوں میں عیسیٰؑ کو شریک خدا بنانے والے نصاریٰ جہنمی ہیں۔“<sup>(۱)</sup>

(۴۴)

## علیؑ و حواری مسیحؑ

دیکھو عیسیٰؑ کے حواریوں نے مسیحؑ کو پکڑا دیا اور گرفتاری کے بعد سب نے مسیحؑ کا انکار



کر دیا۔ لیکن محمد مصطفیٰ کا سچا حواری اور شاگرد رشید کسی لڑائی میں رسولؐ کو چھوڑ کر نہیں بھاگا۔ شبِ ہجرت رسولؐ کے بستر خواب پر سوئے اور رسولؐ کی جان کفار سے بچائی۔ رسولؐ جب مکہ کی گلیوں سے گذرتے، کفار قریش کے بچے ڈھیلے مارتے، علیؑ باوجود صغریٰ جھولی میں اپنی پتھر بھرے ہوئے رسولؐ کے ساتھ رہتے اور کفار قریش کے پتھروں کا جواب پتھروں سے دیتے تھے، اسی لئے علیؑ کا نام ”قشتم“ ہو گیا تھا۔

(۴۵)

## منزلت ہارونی

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو موسیٰؑ نبی سے ہارونؑ کو تھی، لیکن میرے بعد نبی نہ ہوگا۔“<sup>(۱)</sup> ہارونؑ وصی و وزیر و قوت بازو و شریک نبوت جناب موسیٰؑ تھے۔ دیکھو قرآن کو۔ علیؑ کو بھی رسولؐ سے وہی نسبت ہے۔

(۴۶)

## علیؑ و رسولؐ

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔“<sup>(۲)</sup> رسولؐ اور علیؑ کی موت و حیات خدا کے لئے ہے۔ لہذا مطلب یہ ہے کہ رسولؐ رسالت الہی کے لئے ہیں اور علیؑ ولایت الہی کے لئے ہیں اور ہر ایک ان میں کا ایک دوسرے کے لئے ہے۔

(۴۷)

## علیؑ و رسولؐ میں فرق نہیں ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”جس نے مجھ میں اور علیؑ میں فرق کیا، اس نے خدا سے فرق کیا۔“<sup>(۳)</sup>

(۱) مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ترمذی، سنن ابوداؤد، جمع بین الصحاح السنۃ، مناقب ابن مغازلی، فردوس، مناقب خوارزمی، مناقب فاخرہ، فضائل

سمعی، فرامد السطین، فصول المہمہ، مطالب السؤل، شرح ابن ابی الحدید

(۲) مسند احمد، صحیح بخاری، مناقب ابن مغازلی، فرامد السطین، فردوس، جمع بین الصحاح السنۃ (۳) مناقب خوارزمی، فرامد السطین





تعلیم و تربیت و ہدایت و تبلیغ علیؑ و رسولؐ کی جب ایک ہے، تو فرق نہ رہا۔

(۴۸)

## اذیت علیؑ اذیت رسولؐ ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھ کو اذیت دی۔<sup>(۱)</sup>

(۴۹)

## شریک رسولؐ

محققین یورپ نے طے کر دیا ہے کہ دنیا کی تمام مذہبی شخصیتیں جتنی بھی ہیں ان میں سب سے زائد کامیاب محمدؐ ہیں۔<sup>(۲)</sup> حضرت محمدؐ سے پہلے عرب کی فضا مذہبی اصلاح کے لئے ایسی ناموزوں تھی جیسے کہ کسی سیاسی اتحاد یا قومی احیاء کے لئے مخالف تھی۔ عرب کے مذہب کی بنیاد گہری بُت پرستی پر تھی جس میں زوال پذیر ہونے کا شائبہ بھی نہ تھا۔<sup>(۳)</sup> محمدؐ تین چیزوں کے بانی ہیں:- ایک قوم، دوسرے مملکت، تیسرے مذہب۔<sup>(۴)</sup>

ایک چیز کا بانی ہونا اور کامیاب رہنا بڑا کام ہوتا ہے، نہ کہ تعمیر قومی، تعمیر ملکی، تعمیر مذہبی، جو تینوں عمرانیات کی سنگ بنیاد ہیں۔ تینوں تعمیروں میں رسولؐ کا شریک کا ابتداء سے اور اُس قائد اعظم کا اگر کوئی جنرل تھا، تو علیؑ ہی تھے، خود رسولؐ فرماتے ہیں: ”دین اسلام کی نشوونما خدیجہؓ کے مال اور علیؑ کی تلوار سے ہوئی۔“

(۵۰)

## علیؑ مثیل رسولؐ ہیں

تمام عالم کے مصلحوں کے دیکھو دنیا کے مذاہب کے موحدوں کو دیکھو، تمام عظیم المرتبت

(۱) مسند احمد، تذکرہ خواص (۲) انسائیکلو پیڈیا (پرنس/ برٹینیکا) (۳) (سر ولیم) میور (۴) لور سو تھ اسمتہ





ہستیاں بلا جدوجہد اس بات میں کامیاب نہیں ہوئیں کہ اپنی زندگی کو اپنے مقلدین کے لئے کامیاب نمونہ بنائیں، بخلاف رسول اکرمؐ کے جو پیدائش سے بعثت تک اور بعثت سے وفات تک اپنی خانگی زندگی اور اپنے مصلح عالم بننے کے وقت کی زندگی میں یکساں حیثیت رکھتے تھے۔ ان کو اپنے مقلدین کے لئے اپنی زندگی کو کامیاب زندگی کے قالب میں ڈھالنا نہ پڑا تھا، ان کے ماحول میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے آپؐ کی روحانی تعلیم کو تقویت پہنچتی۔ نہ فضا ایسی، نہ معاشرت ایسی، نہ مجلسی زندگی ایسی تھی بلکہ خود آپؐ کی زندگی صداقت اور ایمان سے معمور تھی اور کسی بات میں ماحول سے استفادہ نہ تھا۔ اسی لئے آپؐ امی لقب ہوئے اور ناچار کہنا پڑے گا کہ خدا کے لکھائے پڑھائے علم لدنی سے معمور تھے۔ بحسنہ یہی حالت ان کے اوصیاء کی، حضرت علیؑ سے لے کر تا امام محمد مہدیؑ عجل اللہ فرجہ کی تھی۔ جو پیدائش سے لے کر وفات تک یکساں و متوازن زندگی کے مالک رہے، جس میں کسی تنقید و نکتہ چینی کی گنجائش نہ تھی، اس لئے یہ ہستیاں پیدائش سے معصوم، روحانیت و ایمان میں کامل اور بارہویں امامؑ رسولی صفات کا آئینہ و مظہر ہیں۔ اسی کو رسولؐ نے فرمایا تھا: ”ہمارا پہلا محمد اور آخری ہمارا محمد اور وسطی ہمارا محمد اور کل ہمارے محمد ہیں۔“ اور جناب امیرؑ سے فرمایا: ”تمہاری لڑائی میری لڑائی ہے اور تم سے صلح مجھ سے صلح ہے اور تمہارا بھید میرا بھید ہے۔ تمہارا اعلان میرا اعلان ہے۔ جو تیرے در سے دور ہے وہ میرے در سے دور ہے۔ تو میرے در کا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون، تیرا گوشت میرا گوشت ہے۔ تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں۔ سچ تیرے ساتھ اور تو سچ کے ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر ہے۔“<sup>(۱)</sup>

(۵۱)

## اسلام کا ہیرو

آفرینش عالم سے اب تک ادوار تاریخی میں ہم ہیروز کی طولانی فہرست پاتے ہیں اور



قابل احترام سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارا ہیرو عجب شان کا ہے۔

ہیروز میں ہم فہرست ان ہیروز کی دیکھتے ہیں جنہوں نے معاشرتی جکڑ بند یوں سے خود کو چھڑایا اور پہاڑیوں کی چوٹیوں، تنگ و تاریک گھاٹیوں و حشتناک صحراؤں میں بسر کیا۔ ان کے دامن حقوق الناس کی پامالی، خود غرضی اور افادیت قطع رحم کے بدنما داغوں سے بچ نہیں سکتے۔ انہوں نے نفسانی کمالات، ریاضت رہبانیت سے کچھ بھی حاصل کئے ہوں، خلق اللہ ان کے فیوض سے محروم رہی۔ اسلام کو یہ طریقہ پھوٹی آنکھوں نہ بھایا اور ”لَا رُہْبَانِيَّةَ فِي الدِّينِ“ سے زجر و توبخ کی گئی۔

ایک گروہ ہیروز کا ایسا ہے جو روحانیت سے بیگانہ، خالق و مخلوق کے رشتہ سے بے خبر، اپنی دماغ سوزیوں اور جانکاہیوں سے جس نے حقائق فطرت و اسرار عالم میں موشگافیاں کیں اور فلسفہ کائنات کی بنیاد ڈالی، بیشک وہ بھی محسن قوم تھے۔ لیکن ان کی ذہانتیں، جدتیں زمانے کی کہنگی کے ساتھ کہنہ اور فرسودہ ہو گئیں۔ آنے والی نسلوں نے ان کی تحقیقات کی غلطیوں کا مضحکہ اڑایا، ان کی تمام کاوشیں یک رخی روحانیت سے بے بہرہ، مادیت پرستی کے سوا خالق سے بے بہرہ و نا آشنا تھے۔ ایک گروہ ایسا بھی ملتا ہے جس نے اپنی تلوار کے کرتب دکھا کر عالم میں شہرت حاصل کی، ملکی فتوحات اور جوع الارض میں چار دانگ عالم میں مشہور ہوئے۔ ان کی خوں آشامی ان کا طرہ امتیاز ہو کر ہوا و ہوس کا دیوتا بن گیا۔

ہمارا ہیرو علیؑ وہ ہے جو صدق و عدل کی کان، جس کا حسن عمل کے ساتھ علم دائمی اتصال رکھنے والا، حقوق الہی کا عارف، حقوق عباد کا نگہبان، جس کا دامن خود غرضیوں اور گناہوں کے داغ سے پاک۔ ریاضت الہی و طاعت خداوندی میں فنا فی اللہ، جس کے پیکر نورانی کا ایک رخ دنیا والوں کی طرف تھا، دوسرا رخ خالق کی طرف۔ ایک طرف پیشوائے قوم و حاکم ملک، ملکی، مالی، تمدنی، معاشی، معاشرتی، اقتصادی زندگی کی رہبری کرتا تھا، دوسری طرف عشق الہی سے چور، محبت خدا سے بھرپور، الہیات کا حکیم، توحید کا نقیب، رسالت کا مبلغ، یاد الہی میں ہر آن مشغول، تمام دن داد خواہی





میں مخلوق کی بسر کرتا، حقوق ناس کی حفاظت کرتا، محتاجوں، تباہ حالوں کی دست گیری کرتا، بیت المال میں جو پیسہ جمع ہوتا فقیروں پر لٹا دیتا، ملکی انتظامات کے دستور العمل، صوبوں کے گورنروں کو پہنچاتا، روم و شام کے وفدوں کو باریاب کرتا، حکام مملکت کی خبر رکھتا، رعایا کی دادرسی کرتا، یتیموں، بیواؤں کو کاندھے پر لا کر کھانا پہنچاتا، یہود و نصاریٰ و مجوس و دہریوں کے سوالوں کا جواب دیتا، مجمع اصحاب میں علوم حکمیہ و فلسفہ کے دریا بہاتا، منبروں، مسجدوں، راہوں میں کھڑے ہو کر اخلاق و احکام الہی کی تبلیغ کرتا، راتوں کو محراب عبادت اور میدانوں میں تڑپ تڑپ کر اپنے معبود کی درگاہ میں تضرع و زاری کرتا، خود بھوکا رہتا، پیٹ پر پتھر باندھتا اور جب بھوک زائد ستاتی تو یہ کہہ کر تسکین دیتا: ”کیونکر سیر ہو جاؤں جب کہ میرے گرد لوگ بھوک سے تلملارہے ہیں۔“ میدان جنگ میں جب پیر دھرتا تو موت کا نقشہ کھینچ دیتا۔ علیؑ کی زندگی کی تاریخ کو جانچو۔ غلو اور علیؑ پرستی نہیں ہے۔ تم کو معلوم ہوگا کہ علیؑ تخت حکومت پر عادل و حق شناس بادشاہ ہے۔ مسند قضا پر بے لاگ جج، میدان جنگ میں صف شکن و غازی۔ بزم سیاست میں موسس اساس سیاست، تمدن و معاشرت کا مصلح۔ لیگ آف نیشنس کا پریسیڈنٹ، بوریہ پر فقیر، محراب عبادت میں شب زندہ دار، یہودیوں کے باغ میں مزدور، حلقہ اصحاب میں حکیم و فلاسفر، مسند خلافت پر نبیؐ کی تصویر، مریضوں کے حلقہ میں تیمار دار، فیلسوفان عالم کی جان، حقائق الہی کا راز دان، ایمان کے قلمرو میں مفتی بھی مجاہد بھی، اور ان میں سے ہر فن میں مانی ہوئی یکتائی۔ وہ کون سا شعبہ زندگی ہے جس میں علیؑ نے علوم کے دریا نہیں بہائے۔ غرض کہ ہیر و آف اسلام سرتاج ہیر و زہے۔

(۵۲)

## رام چندر جی اور علیؑ

پیشک رام چندر جی کی بے مثال قناعت، اطاعت والدین و مستقل مزاجی تاریخ میں یادگار ہے۔ باوجود اس کے ہزاروں بندگان خدا کو نذر آتش کرادیا، وہ بھی ایک جانور کے ہاتھوں۔





علاوہ اس کے ”سروپ نکھا (راون کی بہن) کے معاملے میں غصہ میں آ کر کچھن جی کی ناک کٹوالی۔<sup>(۱)</sup> لیکن علیؑ کی سوانح عمری میں ایک واقعہ بھی ایسا نظر نہیں آتا، بلکہ ان کا تحمل نفس ایسا قوی ہے کہ دشمن قوی کو زیر کر کے سینہ پر چڑھتے ہیں اور وہ علیؑ کے منہ پر تھوک دیتا ہے، آپ سینہ سے ہٹ جاتے اور فرماتے ہیں کہ تیرا قتل حکم خدا کے مطابق کرنا چاہتا تھا اور اپنے نفس کی شرکت منظور نہیں ہے۔ بقول مولانا روم

اوخیوانداخت بر روئے علیؑ افتخار ہر نبی و ہر وصی علیؑ

(۵۳)

## سری کرشن مہاراج اور علیؑ

سری کرشن مہاراج کا صادق الودع ہونا زبان زد خلاق ہے۔ لیکن ”جیدرتہ“ کے قتل میں ”دریودھن“ اور دوسرے سرداروں کو دھوکا دے کر ”ارجن“ کے ہاتھوں قتل کرا دیا۔<sup>(۲)</sup> مگر علیؑ نے سیکڑوں معرکے بہ نفس نفیس سر کیے۔ کوئی تاریخ نہیں بتا سکتی کہ کسی کو دھوکے سے قتل کیا ہو۔ انتہا یہ ہے کہ کسی دشمن پر کبھی پشت سے حملہ نہیں کیا۔ بھاگنے والوں کا کبھی پیچھا نہیں کیا۔

(۵۴)

## مہاتما بدھ اور علیؑ

مہاتما جی نے ترک دنیا کے بعد نیک کام کرنے کی تعلیم دی اور رحم و کرم کا سبق دیا۔ لیکن ان کا یہ فلسفہ عملی دنیا کے لئے ایسا مشکل ہو گیا کہ ”بھکشک بھکشکی“ گداگری کی صورت میں نمودار ہوا۔ لیکن علیؑ کی ترک دنیا نے خلقت خدا کے لئے دین و دنیا کے برابر سے دروازے کھول دیئے اور یہ سبق دیا کہ خود تکلیف اٹھاؤ لیکن دوسروں کے لئے ہر قسم کی ترقی کے اسباب مہیا کرو۔ تجارت، فلاحت، زراعت اور ہر قسم کی پیشہ وری و کسب و کاسبی کی ترغیب دی۔ رہبانیت و گداگری کی بدعت



کو حسب شریعت روکا۔

(۵۵)

## علیٰ امانِ اہل زمین ہیں

رسول خدا نے فرمایا: ”میرے اہلبیت امان ہیں اہل زمین کے لئے۔“<sup>(۱)</sup> بیشک حاملان وحی الہی و واقفان قوانین بقاء صالح کی ہر زمانے میں ضرورت ہے تاکہ مخلوق کی کشمکش حیات میں حفاظت کے صحیح اصول بتائے، الہی مرضی پر قوم کو چلا سکے، جیسا کہ گیتا کا مشہور قول ہے: ”جب کبھی مذہب اور قانون خطرے میں ہوتے ہیں، تو خدا دنیا میں کوئی راہبر بھیجتا ہے۔“ خدا نے انسانیت کی قدرتی مقصد کی تکمیل کے لئے نبی کریم کو پیدا کیا اور باطل کے مقابل میں حق کی آواز بلند رکھنے کے لئے اور حفاظت دین کے لئے علیٰ اور ان کی اولاد کو منتخب کیا جو موجب امان اہل زمین ہیں۔

(۵۶)

## علیٰ نفس رسول ہیں

خدا نے بنی نجران کے مباہلہ میں علیٰ کو نفس رسول قرار دے کر بھیجا اور قرآن نے ”انفسنا و انفسکم“ کہہ کر اس کا ذکر کیا۔<sup>(۲)</sup> اور رسول خدا نے فرمایا: ”علیٰ میرا نفس ہے اور بمنزلہ میرے سر کے ہے۔“<sup>(۳)</sup>

(۵۷)

## خدا و ملائکہ کا علیٰ پر درود

قرآن مجید میں ہے ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

(۱) مسند احمد، فرائد السمطين (۲) صحیح مسلم، تفسیر ثعلبی، مناقب ابن مغازی، مناقب خوارزمی، حلیۃ الاولیاء، فصول المہمہ، صحیح ترمذی

(۳) مسند احمد، مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازی، فضائل صحابہ سمعانی، شرح ابن ابی الحدید





صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ خدا اور ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں، مومنوں کو بھی درود بھیجنا چاہئے۔ رسول کا درود کا طریقہ بتایا ہے، جس میں اپنی آل کو بھی شامل کیا ہے اور جس کے بغیر نماز جیسا رکن دین صحیح نہیں ہو سکتا۔<sup>(۱)</sup> رسول کے مرض میں امامت والی روایت اگر صحیح بھی ہو اور امامت سے معزولی کی روایت کو پس انداز بھی کر دیا جائے، تو یہ امامت خلافت کی دلیل بن جائے اور جس درود کے بغیر نہ مقتدی کی نماز صحیح ہو، نہ مقتدیوں کی، وہ آل خلافت سے محروم رہے۔

(۵۸)

## علیٰ خیر البریہ ہیں

قرآن مجید میں ہے ”إِنَّ الدِّينَ أَمْنٌ وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ“ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں وہ خیر البریہ ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا: خیر البریہ علیٰ ہیں۔<sup>(۲)</sup>

(۵۹)

## علیٰ کا مرتبہ رسول کے نزدیک

مکرر رسول خدا نے فرمایا: ”علیٰ میرے بعد خیر البشر ہے، علیٰ خیر العرب ہے، خیر الامت ہے، خیر الناس ہے، خیر البریہ ہے، علیٰ تمام بنی ہاشم میں بہتر ہیں، علیٰ سید المومنین ہے، علیٰ قائد الغر المحجلین ہے، علیٰ سید الوصیین ہے، علیٰ سید العرب ہیں، علیٰ سید الاوصیاء ہیں، علیٰ خاتم الوصیین ہیں، علیٰ سید دنیا و آخرت کے ہیں، علیٰ سید الخلائق ہیں، میرے بعد۔“<sup>(۳)</sup>

(۱) تفسیر ثعلبی، فرائد السمطين، صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیر کبیر، مناقب ابن مغازلی، حلیۃ الاولیاء، فردوس، مناقب سمعانی

(۲) فیما نزل فی القرآن فی علیؑ نزول القرآن ابوبکر، مناقب خوارزمی، شواہد التنزیل، مقاتل ابن سلیمان، حلیۃ الاولیاء، الربیعین

(۳) مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازلی، فرائد السمطين، شرح ابن ابی الحدید، حلیۃ الاولیاء، مسند احمد، معجم طبرانی، تاریخ خطیب، فردوس



(۶۰)

## علیؑ کی خیرات پر مدح

علیؑ کے پاس چار درہم کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ نے ایک صبح کو خیرات کیا، ایک شب کو، ایک پوشیدہ خیرات کیا، ایک علانیہ، خدا نے قرآن مجید میں اس کی مدح کی: ”الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔“<sup>(۱)</sup>

(۶۱)

## رسولؐ کے مشورے کے لئے صدقہ

ایمان صحابہ کی جانچ کے لئے خدائی حکم ہوا۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقَةً“ جب رسولؐ سے مشورہ کیا کرو تو ایک درہم پہلے صدقہ دیا کرو، بجز علیؑ کے کسی نے اس پر عمل نہ کیا۔<sup>(۲)</sup>

رسولؐ کے مشورے کی قیمت ایک درہم بھی نہ سمجھی گئی۔ حکم خدا اور رسولؐ پر ایمان صحابہ کا امتحان تھا۔

(۶۲)

## علیؑ شاہد رسولؐ ہیں

قرآن مجید میں ہے۔ ”فَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ“ رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیؑ شاہد ہیں۔“<sup>(۳)</sup>

(۱) مناقب خوارزمی، تفسیر ثعلبی، فرائد السمطين، فصول المهمہ، حلیۃ الاولیاء، مناقب ابن مغازلی، شرح ابن ابی الحدید، تذکرہ خواص

(۲) مناقب ابن مغازلی، جمع بین الصحاح الستہ، تفسیر ثعلبی، مناقب خوارزمی، فرائد السمطين، حلیۃ الاولیاء، شرح ابن ابی الحدید

(۳) مناقب خوارزمی، فرائد السمطين، تفسیر ثعلبی، تفسیر واحدی، تفسیر طبری، حلیۃ الاولیاء، خصائص نظیری، مناقب ابن مغازلی



(۶۳)

## علیؑ کو طلحہ و عباس پر فضیلت

طلحہ کلید داری کعبہ اور عباس سقایہ حاج پر باہم مفاخرت کر رہے تھے۔ اس مادی مفاخرت کو دیکھ کر علیؑ نے روحانی مفاخرت کی، اپنی نماز گزاری و ایمان باللہ اور ایمان روز جزاء اور جہاد فی سبیل اللہ پر فخر کیا، خدا نے افتخار علیؑ پر تصدیق کی مہر لگائی اور فرمایا: ”أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔“<sup>(۱)</sup>

(۶۴)

## علیؑ کو ازواج نبی کے طلاق کا اختیار

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”یا علیؑ! میں نے تم کو اختیار دیا ہے اور وکیل کیا ہے میری جس عورت کو چاہو طلاق دے دو میں اس کا نام دفتر ازواج سے خارج کر دوں گا۔“ ام المومنین عائشہ کہتی ہیں میں ہمیشہ علیؑ سے ڈرتی تھی کہ کہیں مجھ کو طلاق نہ دے دیں۔<sup>(۲)</sup>

(۶۵)

## تبلیغ سورۃ براءت

رسولؐ خدا نے جناب ابوبکر کو سورۃ براءت کی تبلیغ کے لئے اہل مکہ کے پاس بھیجا۔ پھر بحکم خدا ان کو معزول کر کے راستہ سے پلٹایا اور علیؑ کو مامور کیا، جنہوں نے کفار قریش کو جا کر سورہ سنایا۔<sup>(۳)</sup>

(۱) تفسیر ثعلبی، مناقب ابن مغازی، جمع بین الصحاح الستہ، صحیح نسائی، فرائد السمطين، حلیۃ الاولیاء فصول المہمہ (۲) روضۃ الاولیاء

(۳) مناقب خوارزمی، صحیح بخاری، مسند احمد، تفسیر ثعلبی، جمع بین الصحاح الستہ، خصائص نسائی، صحیح ترمذی، سنن ابوداؤد، فرائد السمطين، حلیۃ الاولیاء، فضائل الصحابہ، تفسیر درمنثور، عمدۃ القاری، نزہۃ الارباب، تاریخ طبری، مستدرک، جمع الجوامع، تاریخ کامل





(۶۶)

## علی کے کان حقائق کے سننے والے ہیں

قرآن مجید میں ہے: ”وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَأَعْيَةٌ“ رسول خدا نے دعا فرمائی خداوند علی کے

کانوں کو سننے والا قرار دے۔ جو سنے وہ یاد رہے اور اشتباہ نہ ہو۔<sup>(۱)</sup>

(۶۷)

## صالح المومنین

قرآن مجید نے علی کو صالح المومنین قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: ”فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ

وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ“<sup>(۲)</sup>

(۶۸)

## ایفائے نذر پر خدائی تعریف

حسین علیہما السلام بیمار ہوئے۔ علی و فاطمہ و حسن و حسین نے نذر کی کہ صحیح ہونے پر ہر ایک

تین تین روزے رکھیں گے۔ سب نے روزے رکھے بلکہ روزہ پر روزے رکھے۔ تین روز تک

سب نے فاقہ کیا اور روٹی سب نے اپنی اپنی سائل و یتیم و مسکین کو اٹھادی۔ خدا نے اس نذر کی مدح

میں ”وَيُوفُونَ بِالنَّذْرِ“ کا آیہ نازل کیا۔<sup>(۳)</sup> لا آف نیچر (قانون فطرت) یہ ہے کہ ہر ذی روح کو

بھوک لگے، علی و آل علی نفس کشی کرتے اور قانون الہی کا لحاظ کرتے ہوئے ہر بھوکے اور پیاسے

کو سیراب کرتے ہیں، خواہ وہ دشمن ہی ہو جیسے ابن ماجم قاتل کو بھی شیر سے سیراب کیا۔

(۱) مناقب خوارزمی، تفسیر ثعلبی، حلیۃ الاولیاء، شرح ابن ابی الحدید، فصول المہمہ (۲) تفسیر ثعلبی، حلیۃ الاولیاء

(۳) مناقب خوارزمی، فرائد السمعتین، شرح ابن ابی الحدید





(۶۹)

## علیؑ کے گھر میں تارے کا نزول

عہد رسولؐ میں ایک تارہ ٹوٹا رسولؐ خدا نے فرمایا: ”جس گھر میں یہ تارہ گرے گا، میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہے۔“ سب نے دیکھا کہ وہ تارہ علیؑ کے گھر میں گرا۔ خدا نے قرآن مجید میں اس کی خبر دی۔ ”وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ“<sup>(۱)</sup> کسی شہاب ثاقب کا گرنا کب محال ہے جب کہ کشش ارضی (Gravitation) سے ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے۔ اور رسولؐ کا پہلے سے خبردار ہونا اور اس کو اپنے وصی کی خلافت کا نشان قرار دینا معجزہ ہے۔

(۷۰)

## علیؑ کے جہاد کی تعریف

خدا نے علیؑ جہاد کو میدان جنگ میں اور ان کے ثبات قدم کو سیسہ کی دیوار سے تعبیر کیا ہے۔ قرآن میں ہے: ”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَفًّا كَانَهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُومٌ۔“

(۷۱)

## علیؑ وفا طمہ دریاے رحمت ہیں

قرآن مجید میں ہے: ”مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ۔“ رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیؑ وفا طمہ“ دو دریا ہیں جس کا قرآن میں ذکر ہے۔“<sup>(۲)</sup>

(۷۲)

## بے شمار فضائل علیؑ

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیؑ کو خدا نے بے شمار فضائل عطا کئے ہیں۔“<sup>(۳)</sup>

(۱) مناقب ابن مغازی (۲) فصول المہمہ، تفسیر ثعلبی، مناقب فاخرہ (۳) مناقب خوارزمی، شرح ابن ابی الحدید



(۷۳)

## علیؑ کا حق امت پر

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیؑ کا حق امت پر ایسا ہے جیسے باپ کا اولاد پر حق ہوتا ہے۔“<sup>(۱)</sup>

پھر رسولؐ خدا نے فرمایا: ”میں اور علیؑ دونوں اس امت کے باپ ہیں۔“<sup>(۲)</sup>

(۷۴)

## اصحابِ کہف سے باتیں

اصحابِ کہف نے علیؑ پر سلام کیا اور باتیں کیں۔<sup>(۳)</sup>

(۷۵)

## مسجد کے دروازے علیؑ کے لئے کھلے رہے

رسولؐ خدا نے تمام اصحاب کو مسجد سے نکلوا دیا اور سب کو گھر کے دروازے بند کرنے کا

حکم دے دیا اور فرمایا حکم خدا یہی ہے کہ بجز علیؑ سب کے دروازے بند کر دیے جائیں، یہاں تک کہ روشن دان تک رکھنے کی ممانعت کر دی جناب عمرؓ نے سوراخ رکھنے کی اجازت مانگی وہ بھی نہ ملی۔

جب زائد قیل وقال ہوئی تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ مدینہ میں رہو یا شام چلے جاؤ۔ (شام عیسائیوں کا مرکز تھا، ایمان صحابہ پر بلیغ اشارہ) بجز علیؑ کسی کو اجازت نہ ملے گی۔<sup>(۴)</sup>

(۷۶)

## بُت شکنی

فتح مکہ کے بعد رسولؐ خدا نے علیؑ کو اپنے کاندھوں پر چڑھا کر خانہ کعبہ سے بُت گرائے۔<sup>(۵)</sup>

(۱) مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازی، فرائد السمطين، فردوس (۲) مناقب ابن شاذان (۳) مناقب ابن مغازی، تفسیر ثعلبی

(۴) مسند احمد، مناقب ابن مغازی، فضائل الصحابہ، مناقب خوارزمی، فرائد السمطين، خصائص نسائی، مناقب فاخرہ، صحیح ترمذی، تذکرہ خواص، معجم،

اوسط، فتح الباری، وفاء الوفاء، طبقات، حلیۃ الاولیاء، توضیح الدلائل، جذب القلوب

(۵) مناقب ابن مغازی، مناقب خوارزمی، مناقب فاخرہ، تذکرہ خواص





(۷۷)

## علیؑ پر ملائکہ کا سلام

جنگ بدر میں ملائکہ نے علیؑ پر سلام کیا۔<sup>(۱)</sup>

(۷۸)

## مشہور افلاک

رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ کی معرفت آسمان والوں کو اہل زمین سے زاید ہے۔<sup>(۲)</sup>

(۷۹)

## رسولؐ کا قرضہ ادا کرنے والا

رسولؐ خدا نے فرمایا ہر نبی کا وارث وصی ہوتا ہے۔ میرا وصی و وارث علیؑ ہے اور وہ

میرے قرضوں کو ادا کرے گا۔<sup>(۳)</sup>

(۸۰)

## قیامت میں علیؑ کو ندا

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”قیامت میں علیؑ کو پکارا جائے گا۔ اے صدیق، اے دال، اے عابد،

اے ہادی، اے مہدی، اے فقی، اے علیؑ، تم اور تمہارے شیعہ بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔“<sup>(۴)</sup>

(۸۱)

## قیامت میں سواری

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”قیامت میں صرف چار آدمی سوار محشر ہوں گے۔ میں اور صالح نبیؑ

(۱) مسند احمد (۲) مسند احمد، فتح المبین (۳) فتح المبین، مسند احمد، مناقب خوارزمی

(۴) مناقب خوارزمی





اور چچا حمزہ اور علی بن ابی طالبؑ۔<sup>(۱)</sup> پھر رسولؐ نے فرمایا قیامت میں علیؑ ناقہ جنت پر سوار ہوگا۔<sup>(۲)</sup>

(۸۲)

## رسولؐ کی نظر میں خانہ علیؑ کی عظمت

قرآن مجید میں ہے کہ ”فِي بُيُوتٍ اُذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ“ رسولؐ خدا نے فرمایا: اس آیت میں نبیوں کے گھروں کا ذکر ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ کیا علیؑ وفاطمہؓ کا گھر بھی اس میں شامل ہے۔ رسولؐ نے جواب دیا: ”علیؑ کا گھر سب گھروں سے بہتر ہے۔“<sup>(۳)</sup>

(۸۳)

## حامل لوائے حمد و ساقی کوثر

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”قیامت کے روز علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگی اور حوض کوثر پر پیاسوں کو سیراب کریں گے۔“<sup>(۴)</sup>

(۸۴)

## دیدار علیؑ کا اشتیاق

رسولؐ خدا نے علیؑ کو افسر فوج کر کے ایک لڑائی پر بھیجا اور دعا کی خداوند جب تک علیؑ کو صحیح و سالم نہ دیکھ لوں اس وقت تک مجھ کو موت نہ آئے۔<sup>(۵)</sup>

(۸۵)

## رسولؐ کی طرف سے قربانی کرنے والا

رسولؐ خدا نے علیؑ کو حکم دیا کہ عید الاضحیٰ میں میری طرف سے قربانی کرتے رہنا۔ علیؑ نے

(۱) مناقب خوارزمی، فراند السمطین (۲) صحیح حمیدی، صحیح مسلم، تذکرہ خواص (۳) تفسیر درمنثور، مسند ابن مردویہ، النص الحلی

(۴) مناقب خوارزمی، مناقب ابن مغازی، فراند السمطین (۵) صحیح ترمذی، تذکرہ خواص



اپنی آخری عمر تک دو مینڈھے رسولؐ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کئے اور کسی نے بجز علیؑ قربانی نہیں کی۔<sup>(۱)</sup>

(۸۶)

## ردِ شمس

علیؑ نے نماز نہ پڑھی تھی، زانو پر رسولؐ کا سر تھا اور رسولؐ سو رہے تھے۔ بعد بیداری رسولؐ نے دعا کی اور علیؑ کی نماز کے لئے غروب کیا ہوا سورج پلٹا۔<sup>(۲)</sup> ردِ شمس کے فلسفہ کو ہماری کتاب ”رجعت شمس“ میں دیکھو۔

(۸۷)

## علیؑ کو سورج سے آواز

علیؑ کی مدح میں تین مرتبہ سورج سے آواز آئی جس کو سب نے سنا۔<sup>(۳)</sup> تکلم و شعور آثار حیات سے ہیں، اور ایٹم و سالمات (Molecules) کے برقیہ (Electron) ذی روح ہیں، دیکھو ہماری کتاب ”عالم زر“ اور آفتاب معدن الکڑی سٹی (برقیات) ہے، اس کی برقی لہروں کا ذی روح و ذی شعور و تکلم ہونا اور آواز پیدا ہونا محال نہیں ہے۔ قوت برقیہ نے اس راز کو کھول کر بی سی می تار برقی سے دور و نزدیک کا سوال بھی حل کر دیا ہے۔

(۸۸)

## دامادی رسولؐ کا شرف

سیدۃ النساء کی شادی بحکم خدا علیؑ کے ساتھ ہوئی انھیں کی اولاد اولادِ رسولؐ کہلائی۔

(۱) مسند احمد و تذکرہ خواص (۲) مناقب ابن شہر آشوب، من لا یحضرہ الفقیہ، ثاقب المناقب، اعلام الوری، ارشاد مفید، مناقب ابن مغازی، مناقب خوارزمی، تذکرہ خواص، فراندہ السمتین  
(۳) عیون المعجزات، ثاقب المناقب، مناقب ابن شہر آشوب، مناقب خوارزمی





(۸۹)

## علیٰ اور ان کے گیارہ فرزند وصی رسولؐ ہیں

رسولؐ خدا نے بارہا فرمایا کہ علیٰ اور ان کے گیارہ فرزند میرے بعد میرے وصی ہوں گے۔<sup>(۱)</sup>

(۹۰)

## علیٰ و اولاد علیٰ خلیفہ رسولؐ ہیں

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”علیٰ اور ان کے بعد ان کے گیارہ فرزند میرے خلیفہ ہیں۔“<sup>(۲)</sup>

(۹۱)

## انگشتی دینے پر ولایت

سائل نے مسجد میں سوال کیا، علیؑ نماز میں مشغول تھے، حالت رکوع میں انگوٹھی دے دی، خدا نے بعد رسولؐ علیؑ کو ولی مومنین قرار دیا اور فرمایا ”اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔“<sup>(۳)</sup>

(۹۲)

## علیٰ اور ان کی اولاد امام ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میرے بعد علیؑ اور ان کی اولاد امام ہوگی۔<sup>(۴)</sup>

(۱) مناقب ابن مغازی، مسند احمد، مناقب خوارزمی، تاریخ خطیب، شرح ابن ابی الحدید، فراند السمطین، فصول المہمہ

(۲) مسند احمد، تفسیر ثعلبی، مناقب ابن مغازی، فردوس، مناقب خوارزمی، فراند السمطین، تاریخ طبری، شرح ابن ابی الحدید، بیابج المودۃ

(۳) تفسیر ثعلبی، جمع بین الصحاح الستہ، مناقب ابن مغازی، صحیح نسائی، مناقب خوارزمی، فراند السمطین، نزول القرآن ابو نعیم، تذکرہ خواص،

تفسیر کشاف، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی، معالم التنزیل (۴) مناقب خوارزمی، فراند السمطین





(۹۳)

## علیؑ مقتدائے امت ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ اور میری اولاد کو مقتداء سمجھو۔<sup>(۱)</sup>

(۹۴)

## انبیاء نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”شبِ معراج میں نے انبیاء سے پوچھا تو سب نے کہا ہم تمہاری نبوت اور علیؑ کی ولایت پر مبعوث ہوئے ہیں۔“<sup>(۲)</sup> بیشک ہر نبی کل انبیاء اور ان کے اوصیا کا عالم ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کی اپنے بعد پیشین گوئی کرتا ہے۔ انبیاء نبیؐ آخر الزماں اور ان کے اوصیاء کو بھی جانتے تھے۔

(۹۵)

## ولایت علیؑ کا سوال

قیامت کے روز خدا ولایت علیؑ کی لوگوں سے پرسش کرے گا۔<sup>(۳)</sup>

(۹۶)

## علیؑ سے جنگ کی نوعیت

رسولؐ خدا نے فرمایا: ”یا علیؑ تم میرے وصی ہو، تم سے لڑائی مجھ سے لڑائی ہے اور تم سے آشتی مجھ سے آشتی ہے۔“<sup>(۴)</sup> دوسری روایت میں ہے رسولؐ خدا نے فرمایا: ”جو شخص علیؑ کی خلافت کے بارے میں لڑے، اس کو قتل کرو، کوئی بھی ہو۔“<sup>(۵)</sup>

(۱) فرائد السمطین، مناقب خوارزمی، شرح ابن ابی الحدید (۲) فرائد السمطین، حلیۃ الاولیاء

(۳) فردوس، مناقب خوارزمی، فرائد السمطین (۴) مناقب خوارزمی، ینابیع المودۃ (۵) ینابیع المودۃ